مجاہد ملت (بانیانِ پاکستان) حضرت مولانا شاہ محمد عبدالحامد قادری بدایونیؒ

جذباتِ حامد

جلد اول و دوم

نذر و نیاز

موسوم باتاریخی

گلدستۂ تحیّت

۱۳۳۷ ہجری

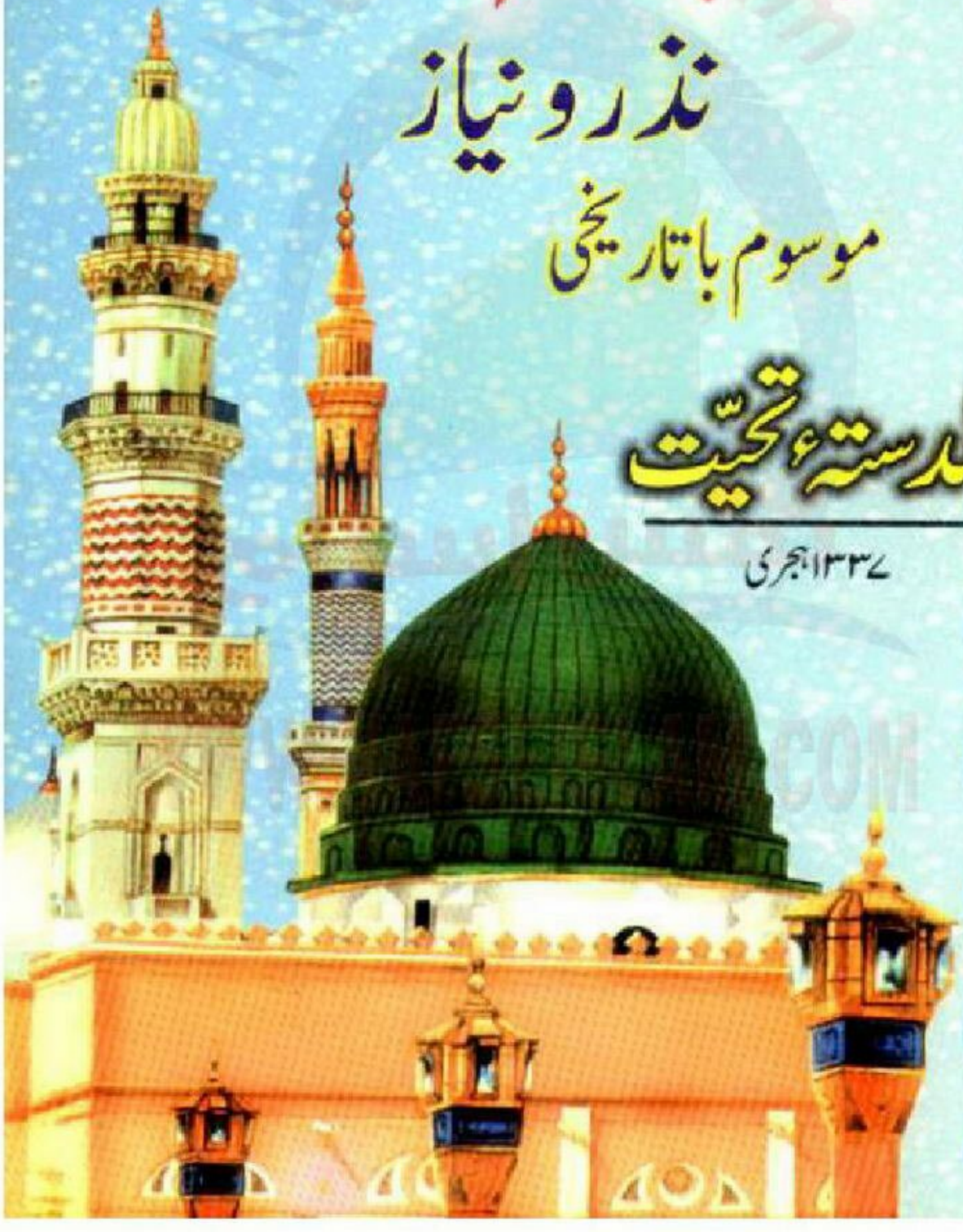

مجاہد ملت (بانیانِ پاکستان) حضرت مولانا محمد عبدالحامد القادری البدایونی علیہ رحمہ

جذباتِ حامد

(جلد اوّل)

نذرونیاز

موسوم باتاریخی

گلدستۂ تحیّت

۱۳۳۷ھ

Nafse Islam
نفسِ اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : جذباتِ حامد

مجموعۂ کلام: مجاہدِ ملت مولانا محمد عبدالحامد القادری البدایونی

نظرثانی : سید مختار علی (مختار اجمیری)،
ڈاکٹر ناصر الدین صدیقی قادری

کمپوزنگ : سید ساجد علی

نگراں : صاحبزادہ محمد زاہد قادری بدایونی

ناشر : صاحبزادہ محمد شاہد عامر قادری
بن محمد عابد قادری بدایونی علیہ رحمۃ

پتہ : B-5/9، ناظم آباد نمبر 4، کراچی۔
34 South 12th Street,
New Hyde Park, N. Y. 11040
U.S.A.

طباعت : الیس ایس پرنٹرز، ناظم آباد نمبر 2، کراچی
فون:021-6340585

سالِ اشاعت دوئم: دسمبر ۲۰۰۴ء (جلد اول ودوئم)

تعداد: چھ سو

الوقف للہ تعالیٰ

برائے ایصالِ ثواب

حضرت مولانا محمد عبدالحامد قادری بدایونی علیہ رحمہ

محمد عابد قادری بدایونی علیہ رحمہ

WWW.NAATISLAM.COM

فہرست

۱۔	انتساب	محمد شاہد عامر قادری	5
۲۔	ہدیۂ عقیدت	سید محمد فاروق احمد قادری	7
۳۔	مجاہدِ ملت علیہ رحمہ	علامہ سید سعادت علی قادری	11
۴۔	مجاہد ملت عاشق رسول علامہ محمد عبدالحامد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ ایک نعت گو شاعر	علامہ جمیل احمد نسیمی	17
۵۔	اللہ ولی کا ہو عند نبی والصلوٰۃ علی نبی کا ہو نذرانہ	صاحبزادہ عبدالمجید محمد اقبال قادری بن علامہ مولانا عبدالقدیر قادری البدایونی علیہ رحمہ	19
۶۔	گوہر ہدایوں	ڈاکٹر ناصر الدین صدیقی قادری	22
۷۔	مولانا عبدالحامد القادری البدایونی کی حالتِ زندگی پر ایک نظر۔	مولانا نسیم احمد صدیقی نوری	23
۸۔	مجاہد ملت	سید مختار علی (مختار جمیرل)	27
۹۔	ذات واجب	حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحامد قادری بدایونی	33
۱۰۔	حمد	//	34
۱۱۔	سرکار ابد سالت پناہ	//	37
۱۲۔	نعتیں	//	38-54
۱۳۔	خلیفۂ اول	//	55
۱۴۔	منقبت	//	57
۱۵۔	خلیفۂ دوم	//	59
۱۶۔	منقبت	//	60
۱۷۔	خلیفۂ سوم	//	62
۱۸۔	منقبت	//	63
۱۹۔	خلیفۂ چہارم	//	65
۲۰۔	منقبت	//	66-68

WWW.NAFSEISLAM.COM

۲۱۔	حضرت پیران پیر دستگیر غوث الاعظم قدس سرہ العزیز	//	69
۲۲۔	منقبت	//	70
۲۳	منقبت غوث	//	73-77
۲۴۔	تضمین بر منقبت مولانا حسرت موہانی علیہ الرحمۃ	//	78
۲۵۔	مرشدی و مولائی برہان الحق جل اللہ حضور مولانا الحاج شاہ محمد عبدالمقتدر القادری البدایونی قدس سرہ العزیز منقبت		82
۲۶	منقبت مقتدر		84
۲۷۔	نظم	//	86
۲۸۔	قطعہ	//	92

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

انتساب

میں اس کتاب کو اپنے دادا ابا مجاہد ملت حضرت مولانا محمد عبدالحامد قادری بدایونی علیہ الرحمتہ کے نام نامی اسم گرامی سے معنون کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

محمد شاہد عامر قادری
رہائش نیویارک امریکہ

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

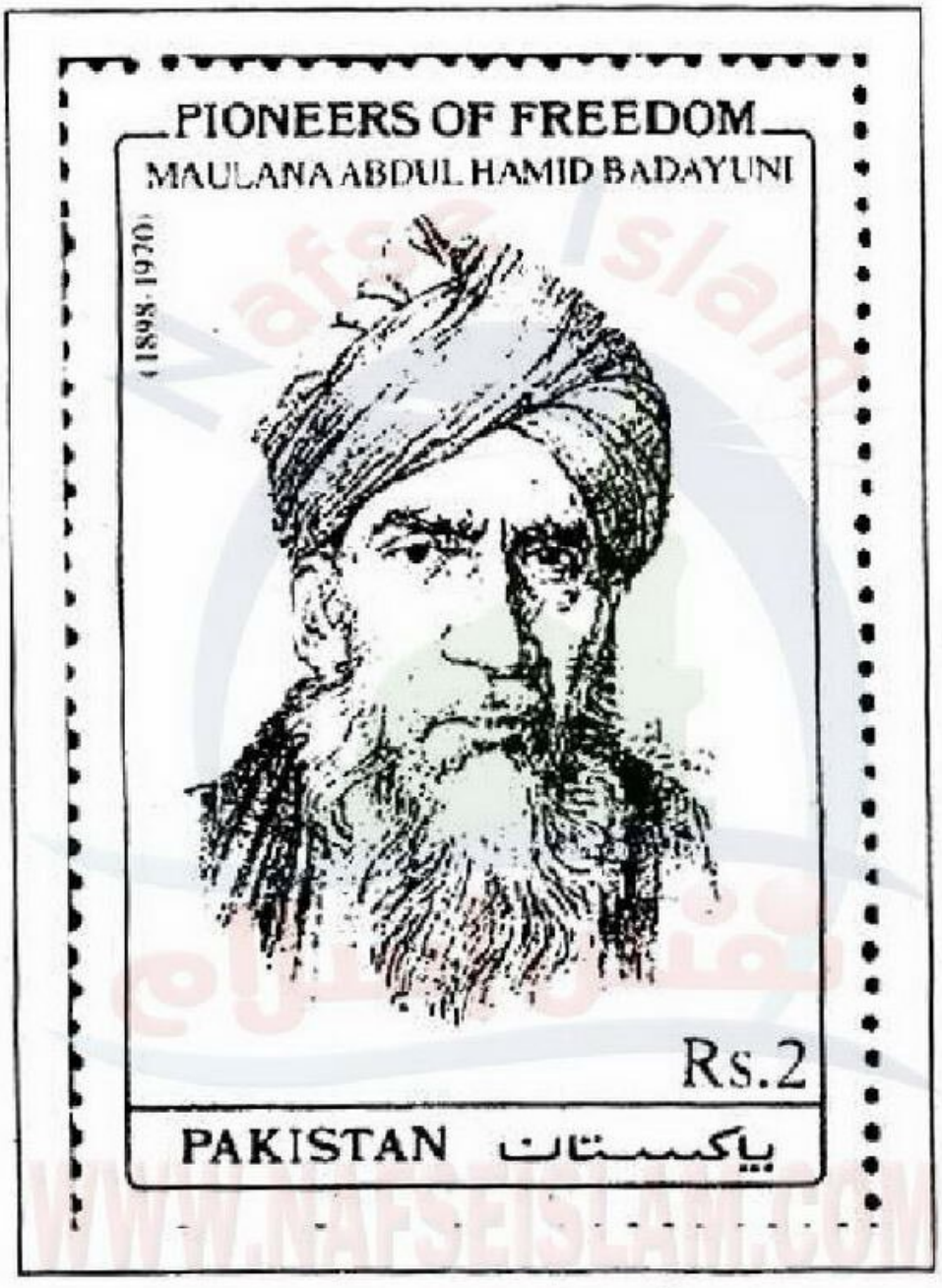

مولانا عبدالحامد قادری بدایونی علیہ رحمۃ کی خدمات کو سراہتے ہوئے حکومت پاکستان نے دوسرتبہ اعزازی گولڈ میڈل دیا، اور ۱۴ اگست ۱۹۹۹ء کو ان کے اعزاز میں ڈاک کا ٹکٹ شائع کیا۔

ھدیہ عقیدت

(برائے مولانا شاہ محمد عبدالحامد قادری بدایونی علیہ رحمۃ)

مجاہدِ ملت حضرت علامہ مولانا شاہ محمد عبدالحامد القادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ برصغیر پاک و ہند کے وہ مایہ ناز فرزند تھے۔ جن کی شخصیت میں متعدد جہتیں سمٹ کر آگئی تھیں۔ وہ خاندانِ عثمانی کے ایک ایسے قابل سپوت تھے جن کی خدمات میدانِ سیاست میں نمایاں، دینی حلقوں میں ممتاز اور معاشرتی اور سماجی سمت میں منفرد حیثیت رکھتی ہیں۔ سلسلہ قادریہ کے پیشوا اور پیر طریقت کی حیثیت سے برصغیر میں ان کے وابستگان کی تعداد ہزاروں افراد پر پھیلی ہوئی ہے۔ ایک جید محقق عالمِ دین اور ادیب و مبلغ اور پُر جوش خطیب کی صفات نے ان کو ایسا سنوارا تھا کہ صفِ علمائے کرام میں وہ اُن چند گنے چنے افراد میں شمار کیے جاتے تھے جن کا ہر حلقہ میں بے حد احترام کیا جاتا ہے جن کی حمیت و غیرت دینی نے "مجاہدِ ملت" کے لقب سے انھیں ایک خاص پہچان عطا کی تھی۔ ان کی پوری زندگی جدوجہد آزادی اور دینی خدمت کیلئے وقف رہی تحریک خلافت سے مسلم لیگ اور مسلم لیگ سے لے کر جمعیت علمائے پاکستان تک وہ اپنا ایک منفرد اور دمکتا ہوا کردار رکھتے ہیں قائد اعظم سے لے کر (۱۹۷۰ء) تک وہ تمام قائدین سیاسی رہنماؤں اور صاحبان اقتدار کے حلقوں میں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔

آل انڈیا مسلم کے تاریخی اجلاس لاہور ۱۹۴۰ء میں وہ اُن معتبر و ممتاز سیاسی رہنماؤں میں سے ایک تھے جنہیں قراردادِ پاکستان کی تائید میں تقریر کرنے کی دعوت دی گئی۔

۱۹۴۱ء میں لدھیانہ میں منعقدہ پاکستان کانفرنس میں اُنھوں نے تاریخی خطبہ صدارت میں قیام پاکستان کے حق میں وہ دلائل وشواہد پیش کیے جن کی وجہ سے پنجاب میں موجود نیشنلیسٹ سیاسی رہنماؤں اور ان کے ہمنوا علماء کا سحر ٹوٹا۔ اس خطبہ کی اہمیت کا عالم یہ تھا کہ ہزاروں کی تعداد میں اس کے نسخے کتابی شکل میں شائع کرا کے پورے برصغیر پاک وہند میں تقسیم کیے گئے۔ قائداعظم نے ایسی ہی خدمات کے صلے میں آل انڈیا مسلم لیگ کا ورکنگ کمیٹی کا رکن مقرر کیا۔ صوبہ سرحد ریفرنڈم کے نازک موقع پر کانگریس کے طلسم کو توڑ کر قائداعظم سے اُنھوں نے "فاتح سرحد" کا خطاب پایا۔

پاکستان کے قیام کے بعد مولانا بدایونی مسلسل متحرک و فعال رہے علماؤ مشائخ سے روابط بین الاسلامی سطح پر پاکستان کے حق میں فضا ہموار کرنے اور ان ممالک میں پاکستان دوست ماحول پیدا کرنے کے لئے مولانا نے مصر، ترکی، الجیریا، کویت، عراق، ایران اور حجاز مقدس کے اپنی سطح پر اور سرکاری طور پر دورے کیے، اور وہاں کی قیادت اور دینی وسیاسی حلقوں میں یادگار نقوش چھوڑے، وہ ان مقناطیسی شخصیات میں سے ایک تھے جن کو خالق کائنات میں اپنے مخاطب کو متاثر کرنے کی زبردست صلاحیت بخشی تھی، ان کی خدمات جلیلہ کا اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک یکساں احترام کیا جاتا تھا۔ وہ سرکاری مہمان اور وفد کے قائد کی حیثیت سے روس اور چین گئے، چین میں وزیراعظم چواین لائی سے ان کی ملاقات ایک تاریخی ڈائیلاگ کی حیثیت رکھتی ہے، جس کی تفصیل "تاثرات دورۂ چین" (مطبوعہ مدینہ پبلیشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی) میں درج ہے، اور تحریک تحفظِ ختم نبوت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور

قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ ۱۹۶۲ء میں اسلامی مشاورتی کونسل کے رکن بھی نامزد ہوئے۔

مولانا بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کو ورثہ میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دینی و عصری علوم کا امتزاج ملا تھا، ان کے والد محترم حکیم عبدالقیوم شہید حب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئے۔ جن کے متعلق ماہنامہ حنفیہ پٹنہ بہار، شمارہ رمضان و شوال ۱۳۱۸ھ میں ۱۲ صفحات پر مشتمل ایک مضمون شائع ہوا۔ جس کے اختتام پر مولانا حسن رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (برادر اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ) کے یہ اشعار بھی درج ہیں۔

عالم کامل طبیب نامدار عبدِ قیوم آں وحید روزگار
از شہادت منصب اعلیٰ گرفت روح پاکش رفت درداز القرار
ماتمے از فوت او اہل جہاں نوحہ خواں اندر فراش روزگار
تا بکے این گریہ نالہ تا بکے تا بکے باشی حسنؔ تو اشک بار

صبر کن تاریخ رحلت خوش نویس
شد بجنت عالم عالی وقار

مولانا بدایونی میں حب رسول ﷺ کی حرارت اور جوش تھا، جس نے ان کے نطق اور کلام دونوں کو مؤثر دل نشین اور مقبول بنا دیا ان کی تقریریں دلپذیر اور ان کی تحریریں یادگار حیثیت رکھتی ہیں۔

مولانا بدایونی رحمۃ اللہ علیہ ۲۱ جولائی ۱۹۷۰ء، بمطابق ۱۴ جمادی الاوّل ۱۳۹۰ھ کو اس دنیا فانی سے وصال فرما گئے۔ مولانا بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال

کے بعد بڑے صاحب زادے جناب محمد عابد قادری (مرحوم) (جن سے میرا ۲۹ سال کا ساتھ رہا)، نے اپنی زندگی کے آخری ۳۰ سال اپنے والدِ ماجد کے مشن کی تکمیل کے لئے جدوجہد کی۔ اور ان کے قائم کردہ ادارہ جامع تعلیماتِ اسلامیہ کی بقا کے لئے اپنے آخری سانس تک کام کیا، اور ۸ مئی ۱۹۹۹ء، بمطابق ۲۱ محرم ۱۴۲۰ھ کو وصال ہوا۔ اور اب ان کے فرزند جناب شاہد عامر قادری نے میری آواز پر لبیک کہا اور اپنے چچا جناب محمد زاہد قادری کی سرپرستی میں مسلسل سرگرمِ عمل ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خانوادۂ مولانا عبدالحامد قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ پر اپنے فضل و کرم اور رحمتوں کی بارش فرمائے۔ (آمین)

سید محمد فاروق احمد قادری
خطیب المصطفےٰ جامع مسجد بلاک نمبر ۱۴ فیڈرل بی ایریا کراچی
کنسلٹنٹ اسلامک اسٹڈیز، نیشنل انسٹیٹیوٹ آف پبلک ایڈمنسٹریشن (NIPA)

WWW.NAFSEISLAM.COM

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"مجاہدِ ملّت علیہ الرحمہ"

عزیزم شاہد عامر قادری سلمہ الباری، ایک عرصہ دراز کے بعد، مجھ سے ملاقات کے لئے آئے انھی کی فرمائش پر یہ مقالہ زیرِ قلم آیا، شاہد میاں، مجاہدِ ملت کے بڑے صاحبزادے، محمد عابد قادری مرحوم کے بڑے بیٹے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو، معاشی، علمی اور اخلاقی وسعت عطا فرمائی ہے، عرصۂ دراز سے نیویارک میں قیام پذیر ہیں، نہایت باصلاحیت ہیں، اپنے دادا مرحوم کی کتابوں کی اشاعت اور اُن کے مشن کو زندہ کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ موصوف کو ہمت اور مزید صلاحیتوں سے مالا مال فرمائے، کہ کام اگرچہ نہایت اہم ہے، لیکن ایک مدت کے انقطاع کے بعد شروع ہوا ہے، اس لئے قدرے دشوار بھی ہے، لیکن اگر عزم پختہ ہو، تو مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے، اور اللہ ربُّ العزت جل مجدہ، کی حمایت و نصرت میسر آتی ہے، کہ اُس کا ارشاد ہے۔ "اِن تَنصُرُ واللہ یَنصُرکُم"، اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد فرمائے گا، ظاہر ہے، شاہد میاں جو کچھ کرنا چاہتے ہیں، یہ خدمت دین ہی ہے، پس نصرت الٰہیہ ان کا مقدر بنے گی، میری دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کے کام کو سہل و آسان بنائے، تاکہ ہم مجاہدِ ملت کی علمی ذخیرے سے مستفید ہو سکیں، آمین، بجاہِ رحمۃ للعالمین۔

مجاہدِ ملت پیر طریقت رہبر شریعت، مبلغِ اسلام حضرت علامہ عبدالحامد بدایونی علیہ رحمہ، ہمارے اکابر علماء میں سے ایک ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار خوبیوں اور

صلاحیتوں سے مالا مال کیا تھا، وہ بیک وقت ،مذہبی اور سیاسی شخصیت بھی تھے، نہایت جوشیلے اور جذباتی مقرر بھی تھے، ان کی ایک تقریر انقلاب بپا کرنے کے لئے کافی ہوتی تھی، اس وقت میری آنکھوں میں آرام باغ، کراچی کے ایک پر ہجوم جلسہ کا منظر ہے، یہ جلسہ جہاد کشمیر کے عنوان پر منعقد ہوا تھا، حاضرین یہ منظر دیکھ کر دنگ رہ گئے، کہ ایک دراز قد، حسین و جمیل، عالم دین اور مقتدر سیاسی رہنما، اپنا جدی پشتی لباس چھوڑ کر، آج اُن کے سامنے جوتی یونیفارم میں پاکستان کا پرچم لہراتا ہوا کھڑا تھا، جوں ہی اس مجاہد کو اسٹیج پر دیکھا گیا، مجمع پُر جوش و جذبات کی عجیب کیفیت طاری ہوگئی، نعرہائے تکبیر و رسالت کی صداؤں سے پورا علاقہ گونج اٹھا، یوں محسوس ہوتا تھا، کہ ہر شخص حصول کشمیر کے لئے مجاہد ملت کے اشارے پر جان کی بازی لگانے اور جام شہادت نوش کرنے کے مضطرب و بے چین ہے، سچ یہ ہے کہ میں نے نہ تو اپنے جلسوں میں اور نہ ہی دوسرے سیاسی لیڈروں کے جلسوں میں آج تک ایسا منظر دیکھا، نہ سنا۔

خواجہ ناظم الدین مرحوم کی وزارت عظمیٰ کا دور ہے، قادیانیوں کے خلاف تحریک شباب پر ہے، جمعیت علمائے پاکستان کے زیر اہتمام آرام باغ میں عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا، مجاہد ملت کی تقریر نے ایسا جوش وولولہ پیدا کیا، کہ حاضرین بے قابو نظر آنے لگے، آپ نے جیل بھرو تحریک کا اعلان کیا، لوگ صف بستہ ہو گئے اور گرفتاریاں پیش کرنے کے لئے مضطرب و بے چین نظر آنے لگے، پورے ملک میں کئی ہفتہ، جیل بھرو، تحریک چلتی رہی، ہزاروں، عشاق گرفتار ہو رہے تھے، صرف عوام ہی نہیں علماء بھی اس کثرت سے گرفتار ہوئے، کہ نکاح اور جنازے پڑھانے کے لئے، قاضی و امام کا ملنا دشوار ہو گیا تھا، اور جب

مجاہدِ ملت نے علماء دانشہ، اور ہزاروں عقیدت مندوں کی معیت میں گرفتاری دی، وہ اہلیانِ کراچی کے لئے، تاریخی اور یادگار دن تھا، حضرت کو ہتھکڑیاں پہنائی گئیں، تو نعرہائے تکبیر و رسالت سے فضا گونج اٹھی، اس موقع پر آپ نے چند انقلابی جملے فرمائے جو مجھے، الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ یاد ہیں، ''آج عبدالحامد اپنے رب کی حمد بجالاتا ہے، کہ تحفظِ ناموسِ رسالت کے لئے اُس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہنائی جارہی ہیں، جبکہ یہ وہی ہاتھ ہیں، جنھوں نے ساری زندگی، اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت، تعریف توصیف لکھی، کاش اس فقیر قادری کی زندگی اپنے آقا کی ناموس پر قربان ہوسکے، تو یہ بڑی ہی خوش نصیبی ہوگی''۔

مجاہدِ ملت کی سیاسی تقاریر، جس طرح انقلاب برپا کرتی تھی، اسی طرح، اُن کی مذہبی تقریریں، عشق و محبت کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر ہوتا تھا۔ بالخصوص جب وہ، معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عنوان پر تقریر کرتے تھے، تو پھول برستے معلوم ہوتے تھے، اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری پرواز کررہی ہے۔ ایک ایک لفظ عشق و محبت کا موتی ہوتا تھا، سامعین جھومتے، سر دُھنتے نظر آتے تھے۔

مجاہدِ ملت علیہ الرحمہ کو اللہ نے جس سیاسی، حکمت سے نواز تھا، وہ بہت کم علماء کو میسر آتی ہے، بالخصوص حضرت کے دور میں، مولانا عبدالعلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد، سیاسی تدبیر و تدبر، کسی کو اتنا حاصل نہ تھا، جتنا حضرت کو میسر تھا، جنرل ایوب خان مرحوم کے دورِ صدارت میں، مجاہدِ ملت ہی کی کاوش سے، عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عام تعطیل کا اعلان ہوا، رویتِ ہلال کمیٹی کا قیام عمل میں آیا، اسلامی نظریاتی کونسل کی تشکیل ہوئی۔

جب جنت البقیع شریف کے انہدام کا حادثہ ہوا، تو مجاہد ملت نے مسلم ممالک کا دورہ کر کے، ملت اسلامیہ کو، سعودی حکومت کے خلاف سیکر احتجاج بنا دیا، حتیٰ کہ شاہ سعود سے ملاقات کر کے آپ نے، احتجاجی یادداشت پیش کی، اور سخت احتجاج کیا، "وفد حجاز" کی رپورٹ انھی کاوشوں پر مشتمل ہے،

مجاہد ملت نے، یورپ امریکہ کے علاوہ، روس، چائنا کا بھی دورہ کیا، جس کا تذکرہ "تاثرات روس" اور "تاثرات چین" میں موجود ہے، مجاہد ملت نے، اپنے اکثر سفر نامے، قلم بند کئے، اور شائع کرائے، جمعیت علمائے پاکستان کی سالانہ رپورٹ باقاعدگی سے شائع ہوتی تھی، اس میں بھی کوئی نہ کوئی سفر نامہ ضرور ہوتا تھا، المیوس یہ ہے کہ یہ قیمتی سرمایہ محفوظ نہ رہ سکا، جو ہمارے لئے بیحد مفید ثابت ہوتا،

مجاہد ملت علیہ الرحمہ، نہایت مؤثر، سیاسی و مذہبی مقرر ہونے کے ساتھ ساتھ، بہترین مصنف بھی تھے، اُن کے قلم میں سلاست روانی نظر آتی ہے، وہ آسان زبان استعمال کرنے کے عادی ہیں، ہر تصنیف چاہے کسی موضوع پر ہو، مرقع عشق و محبت نظر آتی ہے، اس وقت میرے پیش نظر آپ کی دو کتابیں ہیں، "نظام عمل"، جس میں ایک نئے انداز سے، حقوق اللہ، اور حقوق العباد، کو بیان کیا گیا ہے، جس پر ڈاکٹر سر محمد اقبال، نے اپنا تاثر اس طرح لکھا،

"آپ کی کتاب نظام عمل میں نے دیکھی، اس زمانہ میں جبکہ احکام دین سے بے خبری عام ہو گئی ہے، آپ کی کتاب عام مسلمانوں کے لئے ہدایت کا مرقع ثابت ہوگی، جزاالله احسن الجزاء"۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

ایسی کتاب ہیں، مصنف کی عشق ومحبت سے لبریز ایک عبارت ملاحظہ ہو، آپ تحریر فرماتے ہیں، ''مدینہ منورہ وہ مقام ہے، جس میں آرام فرمانے والے کی ذاتِ اقدس نے مکہ کو تمام عالم کا کعبہ بنادیا، جس کے پائے اقدس کی وجہ سے، اس کی خاک کی قسمیں کھائی گئیں، صلی اللہ علیک یارسول اللہ، مدینہ پاک ہی وہ سرزمین ہے، کہ اگر آنکھوں کے بل کسی کو جانا نصیب ہو جائے، تو کیا کہنا، پورے ادب واحترام سے یہ تصور کرتے ہوئے، کہ سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، میری نقل وحرکت ملاحظہ فرمارہے ہیں، سفر کرے، درود شریف کثرت سے پڑھتا رہے۔ ''الصلوٰۃ والسلام علیک حبیبی سیدی یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم''۔

مجاہد ملت کی دوسری تصنیف، جو میرے پیش نظر ہے، ''کتاب وسنت غیروں کی نظر میں'' اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ آپ نے، سو سے زیادہ غیر مسلم مصنفین، اسکالرز اور دانشوروں کی تحریروں سے، قرآن کریم، احادیث مبارکہ اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی افادیت، اہمیت اور عظمت کو ثابت کیا ہے، پھر آپ تحریر فرماتے ہیں، ''یورپ اور ہندوستان کے زُعماء ومحققین کے جو اقوال، قرآن مجید اور سیرت نبویہ کے متعلق پیش کئے گئے، ان میں ان لوگوں کے لئے جو شبانہ روز، احادیث نبویہ کا انکار کرتے رہتے ہیں، بہت کچھ سبق موجود ہے، مقام حیرت ہے، کہ غیر تو، دریائے قرآنی اور تعلیمات نبوی کی گہرائیوں میں پہونچ کر، گوہر مراد پاتے ہیں، اور ہم کے مسلمانوں کو قرآن وحدیث کے انوار نظر نہیں آتے۔

یہ معلوم کر کے آپ کو حیرت ہوگی، کہ مجاہد ملت علیہ الرحمہ، بکثرت سیاسی ومذہبی امور کی انجام دہی، اور نہایت ذہنی وفکری مصروفیت کے باوجود، بہترین، نعتیہ شاعر تھے، آپ کے کلام سے اندازہ ہوتا ہے، کہ آپ نعتیہ فکر کے محور ومرکز، محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام

سے عشق و محبت ہے، جس کے لئے وہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ سے استفادہ کرتے معلوم ہوتے ہیں، اُن کی شاعری کا مقصد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت اور اتباعِ شریعت کی دعوت ہے، آپ کی ایک مشہور و معروف نعت کے چند اشعار ملاحظہ ہوں:۔

حقیقت میں وہ لطف زندگی پایا نہیں کرتے
جو یادِ مصطفےٰ سے دل کو بہلایا نہیں کرتے

ارے او نا سمجھ قربان ہو جاں کے روضے پر
یہ لمحے زندگی میں بار بار آیا نہیں کرتے

یہ دربارِ محمد ہے یہاں اپنوں کا کیا کہنا
یہاں سے ہاتھ خالی غیر بھی جایا نہیں کرتے

ایک زمانہ تھا، کہ یہ حسین گلدستۂ عقیدت و محبت، علی الصباح ریڈیو پاکستان سے مجاہد ملت کے درسِ قرآن سے پہلے پیش کیا جاتا تھا، کلام میں اتنی تاثیر ہے، کہ چلتے لوگ سننے کے لئے رک جاتے تھے۔

عزیز القدر عامر میاں سلمہ قابل مبارک باد ہیں، کہ وہ دادا علیہ الرحمہ کی دیگر تصانیف کی طرح، ان کے نعتیہ کلام کی اشاعت کا اہتمام کر کے دادا جان کی دعوتِ محبت و عقیدت میں حصہ دار بن رہے ہیں، میری دعا ہے کہ اللہ انہیں وافر حصہ نصیب فرمائے، دین کی خدمت کا ایسا جذبہ عطا فرمائے کہ اُن کے دیندار اسلاف کی روحیں مسرت و شادمانی سے جھوم اُٹھیں، یہ جو کچھ بھی خدمتِ دین عامر میاں کر رہے ہیں اللہ ان کے والد محمد عابد القادری کو اسکا اجر و ثواب مرحمت فرمائے۔ نیز عامر میاں کی والدہ ماجدہ کا سایہ دراز فرمائے، آمین بجاہ رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم

فقیر سید سعادت علی القادری

مورخہ ۲۹ رجولائی ۲۰۰۵ء

مجاہد ملت عاشق رسول علامہ محمد عبدالحامد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

ایک نعت گو شاعر

زباں پہ بارِ الٰہا یہ کس کا نام آیا
کہ میری نطق کے بوسے میری زباں نے لئے

مجاہد ملت، فاتح سرحد حضرت علامہ محمد عبدالحامد قادری بدایونی علیہ الرحمۃ ان چند گنی چنی شخصیتوں میں سے ایک قد آور شخصیت ہیں۔ جن پر برصغیر کی تاریخ ہمیشہ فخر و ناز کرتی رہے گی۔ بشرطیکہ تاریخ پاکستان کو دیانتداری سے مرتب کیا جائے مولائے کریم جزائے خیر مرحمت فرمائے ہمارے قدوم و محترم سید نور محمد صاحب قادری علیہ الرحمہ نیز حق گو، حق نویس، ملک کے بے باک تاریخ و تذکرہ نگار برادر مکرم جناب ظہور الدین امرتسری صاحب دام اقبال کو کہ انھوں نے آج سے دو سال پہلے حضرت مجاہد ملت علامہ بدایونی کی دینی، ملی اور سیاسی خدمات پر سید نور محمد صاحب قادری علیہ الرحمہ کی مرتب کردہ کتاب شائع کر کے بالخصوص اہل سنت اور بالعموم اہل پاکستان پر احسان عظیم فرمایا۔ بلکہ احقر اگر یہ کہے تو بے جا نہ ہوگا کہ آنے والی نسلوں اور صحیح تاریخ نویسوں کے لئے ایک بنیاد فراہم کر دی گئی ہے۔ علامہ بدایونی جہاں ایک طرف عالم دین، شعلہ بیان خطیب اور زیرک و صاحب بصیرت سیاستدان تھے تو دوسری طرف آپ ایک عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نعت گو شاعر بھی تھے۔ احقر نے اکثر محافل مقدسہ اور مجالس مبارکہ میں جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت اطہار صحابہ کبار اور اولیا و ابرار علیہم الرحمۃ الرضوان کا ذکر آیا علامہ موصوف کو اشک بار پایا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اپنی رحمتوں، برکتوں اور حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت

سے علامہ کو مالا مال فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

علامہ بدایونی علیہ الرحمہ نہ صرف ایک مفسر قرآن، عظیم سیاستدان اور صاحب تصانیف تھے بلکہ بارگاہ نبوت و رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نعت گوئی اور نعت خوانی کا ذوق سلیم بھی رکھتے تھے۔

عزیزم محمد شاہد عامر قادری زید مجدہ کا ارشاد گرامی تھا کہ احقر آپ کے جد امجد حضرت علامہ بدایونی علیہ الرحمہ کی نعت گوئی کے حوالے سے مختصر مضمون تحریر کردے تو عنایت ہوگی۔ احقر اپنی مختلف النوع مصروفیات سے وقت نکال کر یہ مضمون سپرد قلم رہا ہے۔ احقر کی نظر میں چند ہی نعت گو شعراء کرام تھے یا ہیں کہ جنھوں نے شریعت مطہرہ کی پاسداری کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے افراط و تفریط سے اپنے کلام کو محفوظ رکھا ہے اس میدان میں بے شمار عشاق نظر آئیں گے جس میں سرفہرست حضرت حسان بن ثابت، کعب ابن زہیر، عبداللہ ابن رواحہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بعد حضرت رومی، جامی، قدسی، سعدی شیرازی، امیر مینائی، اکبر وارثی امام احمد رضا اور علامہ بدایونی بھی نظر آتے ہیں۔ علیہم الرحمۃ والرضوان۔ مولائے کریم اپنے حبیب کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہمیں مذہب مہذب مسلک اہل سنت پر استقامت مرحمت فرماتے ہوئے صحیح الفکر اور صحیح العقیدہ اسلاف کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین ثم آمین بجاہ حبیب الامین)

WWW.NAFSEISLAM.COM

فقیر جمیل احمد نعیمی
ناظم تعلیمات و استاد الحدیث
دار العلوم نعیمیہ

الحمد لولیہ کما ھو عند نبیہ والصلوۃ علیٰ نبیہ کما ھو عندہ ربہ

بدایوں کی مردم خیز سرزمین سے ہر دور میں ایسی ہستیاں منظر شہود پر جلوہ افروز ہوئیں جن کی شہرت بدایوں سے نکل کر بلاد اسلامیہ ہی نہیں بلکہ اقطاع عالم میں بھی پہونچیں ان شہرت والوں میں خاندان عثمانی کے افراد آج بھی اپنے علم وفضل کی وجہ سے نمایاں مقام رکھتے ہیں جو قاضی القضات حضرت دانیال قطری کی اولاد ہیں حضرت دانیال قطری سلطان شمس الدین التمش کے ساتھ بحیثیت قاضی عسا کر بدایوں آئے جہاں سلطان نے ان کو قاضی القضات کا منصب تفویض کیا۔ اس وقت سے یہ خاندان بدایوں میں سکونت پذیر ہے اور اپنی فیض رسانی کے باعث مرجع خلائق ہے۔ حضرت دانیال قطری علیہ رحمہ حضرت عثمان ہرونی سے بیعت تھے۔ اور ان کو خلافت بھی عطا کی گئی تھی۔

خاندان بنو عثمان کے باکمال صاحب علم وحکمت میں حضرت سیف اللہ المسلول شاہ معین الحق مولانا فضل رسول قادری بھی تھے حضرت سیف اللہ المسلول مولانا فضل رسول علیہ رحمہ کے دو صاحبزادے تھے۔ بڑے صاحبزادے مولانا محی الدین علیہ رحمہ جو مولانا عبد الحامد قادری مرحوم کے دادا مولانا مرید جیلانی مرحوم کے والد تھے۔ اور دوسرے صاحبزادے حضرت تاج الفحول مولانا عبد القادر محب رسول قادری علیہ رحمہ میرے نانا حضرت شاہ عبد المقتدر مطیع الرسول قادری مرحوم اور میرے والد مولانا شاہ عبد القدیر عاشق الرسول علیہ رحمہ کے والد تھے۔ میرے بڑے بھائی مولانا عبد الہادی القادری مرحوم نے ایک جگہ لکھا ہے کہ۔ ''علمی مراتب کے لئے جس طرح سند مسلسل کی اہمیت اسی طرح روحانی فیض کے ارادت وتوجہات کو لازمی سمجھنا چاہیئے اس خانوادہ کے مورث اعلیٰ حضرت دانیال قطری کا سلطان التمش سے خصوصی ربط تھا غالباً اسی باعث حضرات چشت اہل بہشت سے قرب حاصل ہوا اور نسبت روحانی پیدا ہوئی۔ فیوض وبرکات ملے اور تصرفات عیاں ہوئے یہاں تک کہ وقت آپہونچا کہ غوث زمان حضرت ابو الفضل شمس الدین آل احمد اچھے میاں

قدس سرہ کی ضیا بار کرنیں افضل العبید عین الحق شاہ عبدالمجید قدس سرہ (والد حضرت شاہ نضل رسول) کے قلب مطہر سے منعکس ہوئیں اور ایک جہاں کو نورانی کیا یہاں سے ایک نئے دور کا آغاز ہوتا ہے اور یہ آستانہ فیض کا نشانہ مدرسہ قادریہ اور درگاہ قادری مجیدی کے نام سے موسوم ہوا۔ اور ماہرہ مقدسہ کی عطا کردہ یہ نئی نسبت تمام نسبتوں پر غالب آ گئی۔"

عرس قادری اپنے روحانی فیوض کے علاوہ شاعرانہ سابقت کا ولولہ بھی ساتھ لاتا جب کہ پروفیسر آل احمد سرور صاحب نے حضرت کشش علیہ رحمہ کے قصائد منقبت پر پیش لفظ لکھتے ہوئے تصریح کی ہے۔ "محرم کے آخر میں مولانا عبدالمقتدر صاحب کا عرس بڑی دھوم دھام سے ہوتا تھا وہاں بدایوں کے تقریباً سب ممتاز شعراء نہایت ہی ذوق و شوق سے تازہ نعت یا منقبت سنایا کرتے تھے"۔

نعت خواں حضرات کی فرمائشیں بھی شعراء کو تازہ و نئی نعت و منقبت کہنے پر مجبور کرتی تھیں۔ مولوی محمد حسین قادری صاحب مولوی نثار احمد قادری صاحب مولوی حفیظ قادری صاحب میر شوکت علی قادری صاحب اپنی امراہیوں کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابل اپنے ترنم اور کلام سے سامعین پر ایک عجیب کیفیت پیدا کر دیتے تھے۔ وہ کیفیت آج بھی جب یاد آ جاتی ہے تو دل بے اختیار ماضی میں کھو جاتا ہے۔

مجھے نصف صدی سے زیادہ عرصہ گزر جانے کے بعد بھی مولوی محمد حسین قادری نعت خواں مرحوم اور حفیظ نعت خواں مرحوم اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ درگاہ قادری میں حامد بھائی مرحوم کی یہ نعت:۔

حقیت میں وہ لطف زندگی پایا نہیں کرتے
جو یادِ مصطفےٰ سے دل کو بہلایا نہیں کرتے
زباں پہ شکوۂ رنج و الم لایا نہیں کرتے

WWW.NAFSEISLAM.COM

نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے
ارے او نا سمجھ قربان ہو جاان کے روضے پر
یہ لمحے زندگی میں بار بار آیا نہیں کرتے
یہ دربارِ محمدؐ ہے یہاں ملتا ہے بے مانگے
ارے ناداں یہاں دامن کو پھیلایا نہیں کرتے
محمد مصطفےٰ کے باغ کے سب پھول ایسے ہیں
جو بن پانی کے تر رہتے ہیں مُرجھایا نہیں کرتے
یہ دربار محمد ہے یہاں اپنوں کا کیا کہنا
یہاں سے ہاتھ خالی غیر بھی جایا نہیں کرتے
جو ان کے دامنِ رحمت سے وابستہ ہیں اے حامدؔ
کسی کے سامنے وہ ہاتھ پھیلایا نہیں کرتے

جب پڑھی جاتی تھی تو وہ سماں آج بھی آنکھوں کے سامنے آجاتا اور بے اختیار آنکھوں سے کیفیت وعقیدت کے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔

عزیزی عامر میاں سلمہ جو عابد میاں مرحوم کے بڑے صاحبزادے ہیں وہ حامد بھائی کی پرانی بیاض سے ان کے کلام کو شائع کر رہے ہیں ان کے جذبے اور بزرگوں کے ساتھ قلبی تعلق کو دیکھ کر بڑی مسرت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ان کو بزرگوں کا صحیح جانشین بنائے ان کا جذبہ قابل قدر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو حفظ وامان میں رکھے۔ (آمین)

عبدالمجید محمد اقبال قادری
مکان نمبر ۸۴۹، پیر الٰہی بخش کالونی، کراچی

گوہرِ بدایوں

بحمداللہ، محترم جناب محمد شاہد عامر قادری صاحب کے توسط سے ان کے دادا، سنیت کی جان اور پہچان مجاہد ملت، فاتح سرحد حضرت مولانا محمد عبدالحامد القادری البدایونی علیہ الرحمہ کا مجموعۂ کلام "جذباتِ حامد" باصرہ نواز ہوا۔ احقر علماء و مشائخ بدایوں کا عقیدت مند اور مداح ہے کیوں کہ اس مردم خیز خطے سے ایسی برگزیدہ ہستیاں سامنے آئیں جنھوں نے عالم اسلام پر اپنے انمٹ نقوش ثبت کیے۔

"جذباتِ حامد" دراصل مولانا موصوف کے دلی جذبات کا اظہار ہے۔ حمد، نعت، مناقب خلفائے راشدین علیہ الرحمہ مناقب حضور سیدنا غوث الاعظم قدس سرہٗ العزیز اور مناقب حضرت شاہ عبدالمقتدر بدایونی میں جو والہانہ اندازِ عقیدت ملت اسے وہ قابلِ تقلید ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے معتقدین اور واقفین کو آپ کے مشن پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ناصرالدین صدیقی قادری عفی عنہ

پروفیسر سر ان الدولہ گورنمنٹ کالج کراچی

مجاہدِ ملّت حضرت علامہ محمد عبدالحامد بدایونی علیہ الرحمۃ کی حیات پر ایک نظر

عظمتِ خاندان: بدایوں کا معروف خاندان عثمانیہ

اجداد بزرگوار: ۱۔ حضرت سیف اللہ المسلول شاہ فضل رسول القادری بدایونی قدس سرہٗ صاحب "سیف الجبار" و "المعتمد المستند"

۲۔ تاج الفحول محب رسول حضرت شاہ عبدالقادری قدس سرہٗ

۳۔ مجاہد تحریک آزادی حضرت مولانا فیض احمد بدایونی علیہ الرحمۃ

۴۔ شارح دستوری نظریہ حضرت مولانا شاہ عبدالقدیر بدایونی علیہ الرحمۃ

والدین کریمین: والد ماجد خطیب ملّت حضرت مولانا حکیم عبدالقیوم شہید علیہ الرحمۃ (جو تین سو علماء کے ہمراہ پٹنہ سی کانفرنس ۱۸۹۸ء یا ۱۹۰۱ء میں شرکت کے لئے جاتے ہوئے راستے میں زخمی ہوئے اور ازاں بعد کانفرنس میں درود و سلام کے وقت شہید ہوئے۔

والدہ ماجدہ، سرکار غوث الاعظم کی اولاد میں سے نہایت زاہدہ خاتون تھیں۔

برادر بزرگ: تحریک خلافت کے روح رواں، سحر بیاں حضرت مولانا عبدالماجد قادری بدایونی علیہ الرحمۃ (مولانا عبدالحامد بدایونی سے تیرہ برس بڑے تھے)

تاریخ و جائے ولادت: ۱۸۹۸ء یا ۱۹۰۱ء، محلہ الاولیاء، مردم خیز شہر بدایوں

تعلیم درسگاہ: مدرسۂ قادریہ دارالعلوم شمس العلوم بدایوں، مدرسہ النہیات مدرسہ قرآت کانپور۔

اساتذہ کرام: حضرت علامہ مولانا عبدالمقتدر بدایونی، حضرت علامہ عبدالقدیر بدایونی، مفتی اعظم حیدرآباد (دکن) حضرت مفتی محمد ابراہیم، حضرت مولانا محب احمد، مولانا حافظ بخش، حضرت مولانا مشتاق احمد (مجددی کانپوری)، مولانا واحد حسین، مولانا عبدالسلام رحمہم اللہ

مرشد گرامی: پیر طریقت حضرت شاہ عبدالمقتدر قادری بدایونی علیہ الرحمۃ صاحب سجادہ

خانقاہ عالیہ قادریہ (فیض یافتہ مارہرہ شریف)

سندِ خلافت: پیر طریقت حضرت شاہ عبدالمقتدر قادری بدایونی قدس سرہٗ فضیلۃ الشیخ نقیب الاشراف حضرت پیر ابراہیم الگیلانی

۱۹۱۷ء عملی زندگی کا آغاز: دائرالعلوم شمس العلوم بدایوں میں بحیثیت نائب مہتمم تقرری ازاں بعد مہتمم مقرر ہوئے۔

پہلی تقریر بدایوں میں اپنے اجداد میں سے کس عرس کے موقع پر فرمائی

عقدِ مسنونہ: دہلی میں خان بہادر ڈپٹی بہاء الدین کے گھرانے میں۔

اپریل ۱۹۱۸ء: خواجۂ خواجگان سلطان الہند حضرت معین الدین غریب نواز چشتی اجمیری کے عرس کے عظیم الشان اجتماع میں فصیح و بلیغ اور پُر مغز خطاب فرمایا۔ صاحب سجادہ دیوان صاحب اور موجود علماء فرنگی محل تعریف میں رطب اللسان ہوئے۔

۱۹۱۹ء ـ ۱۹۲۰ء: مولانا عبدالباری اور برادرِ اکبر مولانا عبدالماجد بدایونی نے خلافت کمیٹی تشکیل دی۔ جس کی شاخیں ہندوستان بھر میں قائم کرنے کیلئے متذکرہ علماء کے علاوہ رئیس الاحرار مولانا حسرت موہانی اور مولانا شوکت علی کے ہمراہ طوفانی دورے فرمائے۔

تحریک خلافت میں مولانا محمد علی جوہر کے ہمنوا رہے۔

۱۹۲۵ء: تصنیف "سفرنامۂ حجاز" "مقدس"

۱۹۳۳ء: معرکۃ الآرا تصنیف "نظامِ عمل"

۱۹۳۵ء: تصنیف "انتخابات کے ضروری پہلو"
شائع کردہ مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ

نومبر ۱۹۳۶ء: شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کا خراجِ تحسین برائے "نظامِ عمل"

۱۹۳۷ء: تحریک قیام پاکستان کیلئے مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے ممبر کی حیثیت سے ہندوستان کے طول و عرض میں اپنی سحر بیانی سے مسلمانوں کو بیدار کیا۔

۱۹۳۹ء۔۱۹۴۰ء: قرارداد پاکستان کی منظوری کیلئے رابطہ مہم شروع کی۔

۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء: منٹو پارک لاہور میں قائداعظم کے ارشاد پر ولولہ انگیز خطاب فرمایا۔

۲۸ نومبر ۱۹۴۰ء: تصنیف "بالشویزم اور اسلام"۔ مارکس اور لینن کے نظریات کا ردّ اسلامی مساوات، وراثت اسلامی اور اسلامی معاشرتی نظام پر تحقیق فرمائی۔

۲۶ فروری ۱۹۴۱ء: سنی کانفرنس ناسپارہ سے خطاب

۲۷ تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء: آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس میں شرکت۔ مجوزہ دارالمبلغین کے ناظم مقرر ہوئے۔ اسلامی حکومت کیلئے لائحہ عمل مرتب کرنے والی بااختیار کمیٹی، جمعیت آئین ساز اور نصاب ساز کمیٹی میں شہزادۂ اعلیٰ حضرت مرشدی مفتی اعظم، صدرالافاضل، محدث اعظم کچھوچھوی صدرالشریعہ اور ملک العلماء کی معیت میں رُکن منتخب ہوئے۔

۳ مئی ۱۹۴۶ء: انجمن نعمانیہ کے اجلاس سے تاریخی خطاب فرمایا

۲۰ مئی ۱۹۴۶ء سنی کانفرنس اُناؤ: آپ کو خطیب اعظم کا خطاب دیا گیا۔

۱۲۔۱۳ اکتوبر ۱۹۴۶ء سنی کانفرنس کراچی: زیر صدارت: پیر طریقت حضرت مولانا شاہ غلام رسول قادری علیہ الرحمۃ۔ مجاہد ملت کا ایمان افروز خطاب "میں بڑے فخر سے کہتا ہوں کہ مسلم لیگ کو معراج پر پہنچانے والے خدا کے فضل سے سنی کانفرنس ہی کے دیرینہ نمائندے اور سربرآوردہ حضرات تھے۔

۱۹۴۶ء دورۂ حجاز و مشرق وسطیٰ تیونس۔ الجزائر وغیرہ: مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے قائد اعظم کے حکم پر "قیام پاکستان" کے مقاصد واضح کرنے کیلئے دورے فرمائے۔

۱۹۴۶ء:۔ پاکستان کا جغرافیہ طے کرنے اور مختلف ریاستوں کے الحاق کیلئے ریفرنڈم کی مہم شروع ہوئی، تو قائداعظم نے آپ کو سرحد اور سلہٹ میں مسلم لیگ کیلئے راہ ہموار کرنے کی ذمہ داری تفویض کی۔ آپ نے کامیاب مجاہدانہ کردار پیش کیا جس کے نتیجے میں قائداعظم نے آپ کو "فاتح سرحد" اور "مجاہد ملت" کے عظیم خطابات عطا کئے

۲۹ مارچ ۱۹۴۶ء: آپ نے مسلم لیگ کو ووٹ دینے کیلئے ۵۵ علماء سے دستخط لیکر متفقہ فتویٰ شائع کیا۔ اس وقت آپ آل انڈیا سنی کانفرنس کے ناظم نشر و اشاعت کے منصب پر فائز تھے۔

۳ مئی ۱۹۴۶ء: متفقہ فتویٰ کی اشاعت پر قائداعظم کی مبارک باد۔

حرمین حاضری: ۲۳ مرتبہ حج و عمرہ کی سعادت حاصل کی۔

آخری خط: ۱۴ جولائی ۱۹۷۰ء مفتی سید مسعود علی قادری علیہ الرحمۃ کو ارسال کیا۔

رحلت: ۲۱ جولائی ۱۹۷۰ء بعمر ۷۳ سال کراچی میں رحلت فرمائی نماز جنازہ سجادہ نشین کچھوچھہ شریف سید مختار اشرف الاشرفی علیہ الرحمۃ نے پڑھائی۔

تدفین: علامہ عبدالحامد بدایونی کالج (قصبہ کالونی کراچی) کے احاطے میں ہوئی۔

از قلم مولانا نسیم احمد صدیقی نوری
خطیب جامع مسجد بابر مارکیٹ لانڈھی کراچی

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

مجاہدِ ملّت

حضرت علامہ محمد عبدالحامد قادری معینی بدایونی رحمتہ اللہ علیہ ہمہ جہت شخصیت کے حامل انسان تھے۔ وہ ایک وقت میں عالمِ دین تھے تو ساتھ ساتھ ملک وملت کے مقتدر رہنما بھی رہے۔ انھوں نے دین کی خدمت فرمائی وہیں انھوں نے ملتِ مسلمہ کے درد کو بھی فراموش نہیں کیا۔ بیسویں صدی برصغیر میں انقلاب آفریں رہی۔ حضرت مولانا نے برِ کوچک ایشیاء میں بسنے والے مسلمانوں کی آزادی کے لئے قائداعظم محمد علی جناح کے شانہ بشانہ جدوجہد کا فریضہ بھی ادا کیا۔

میں اس تمہید کے ساتھ پیشِ نظر کتاب ''جذباتِ حامد'' پر اپنے چند تاثرات قلم بند کروں گا۔

اس کتاب کی اشاعت کا فریضہ حضرت مولانا عبدالحامد قادری معینی بدایونی کے پوتے عزیزم محمد شاہد عامر قادری انجام دے رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ مولائے کریم ان کو اس سعادت پر اجرِ عظیم عطا کرے اور مولانا عبدالحامد بدایونی کے جنت میں درجات بلند فرمائے۔ آمین

محمد شاہد عامر قادری نہایت وضع دار شخصیت رکھتے ہیں۔ بہت خوش مکھ، نہایت سعادت شعار طبیعت پائی ہے۔ راقم کا احترام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں عزت سے مزید سرفراز فرمائے۔

''جذباتِ حامد'' کا مسودہ حضرت مولانا مرحوم کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا۔ اس

پر تاریخی نام "گلدستۂ تحیت" سے موسوم تھا جس سے کن ۱۳۲۷ھ برآمد ہوتا ہے۔ نہایت شکستہ خط مگر کمال ہے کہ شاہد میاں نے اس مسوّدے کے مبیضے کے لئے مجھے اور عزیزم ڈاکٹر ناصرالدین صدیقی صاحب کو منتخب فرمایا۔ بہرحال جہاں تک ہم دونوں سے ممکن ہوا اس مسوّدے کو پڑھا اور اس کی مشینی کتابت کرائی۔ برخوردار سید واجد علی اور سید ساجد علی نے کمال دلجوئی سے اس کام کو انجام دیا۔ یہ بھی عرض کروں کہ ٹائیٹل برخوردار سید راشد علی اور سید اسد علی نے پوری لگن کے ساتھ ترتیب دے کر فنی مہارت کا اظہار کیا۔ ان گزارشات کا مقصد یہ ہے کہ "جذباتِ حامد" موسوم با تاریخی "گلدستۂ تحیت" کے ضمن میں حضرت مولانا محمد عبدالحامد قادری معینی بدایونی کے صدقے میں یہ سعادت بھی کے حصے میں آئی۔

حضرت مولانا مرحوم سے میری ملاقات کراچی میں ہوئی۔ میرے اُستاد محترم محمد یعقوب حسین ضیاالقادری بدایونی جٹ لائن میں رہائش پذیر تھے۔ انھوں نے مجلسِ شیدائیانِ نبی قائم کی تھی۔ ہر ماہ طرحی نعتیہ مشاعرے ہوا کرتے تھے۔ ان مشاعروں میں شہر کے مقتدر علما اور شعرا شرکت فرماتے تھے۔ حضرت مجاہد ملّت مولانا عبدالحامد بدایونی علیہ رحمۃ اکثر اجلاس میں تشریف لاتے رہے۔

مولانا نے مرکزی جمعیت علمائے پاکستان قائم کی تھی جس کے بینر تلے بڑے بڑے جلسے منعقد ہوتے تھے۔ جن میں ملک کے صدر، گورنر، وزرا، بیرونِ ممالک کے سفرا اور خواص و عوام کی بہت بڑی تعداد شرکت فرمائی تھی۔ ان جلسوں میں مجاہد ملّت کا خطاب سننے کے لائق ہوتا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے جو اپنی لہروں کے اُتار چڑھاؤ سے رواں دواں ہے خطاب کی زبان

ولولہ انگیز پُر جوش لہجہ نہایت دل آویز ادائیگی بیان سے ترشح یہ ہوتا کہ کوثر و تسنیم سے غسل کئے ہوئے الفاظ کانوں میں رس گھول رہے ہیں۔ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلسہ ہو یا ملک و ملت کے جذبات کی عکاسی سے متعلق الغرض ہر موقع پر اس کی مناسبت سے تقریر حضرت علامہ مجاہد ملت کی اپنی مثال آپ ہوا کرتی تھی۔ حضرت مجاہد ملت کی عظمت یہ رہی کہ امراء، وزراء عوام و خواص کے علاوہ علمائے دین بھی اس کے معترف تھے۔

''جذباتِ حامد'' کو جب میں نے دیکھا، پڑھا تو معلوم ہوا کہ حضرتِ مجاہد ملت تو شاعری میں بھی یدِ طولیٰ رکھتے تھے میں حضرتِ مجاہد ملت کے قریب رہا ہوں یہ تو معلوم تھا کہ آپ شعر بھی فرماتے ہیں مگر کسی بھی مشاعرے میں، میں نے پڑھتے نہیں دیکھا۔ اب جب کہ ''جذباتِ حامد'' پر نظر ڈالتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ واقعی بدایوں کی سرزمین پر تولد ہونے والا ہر شخص شاعری سے ضرور شغف رکھتا ہے۔

ذرا ملاحظہ فرمایئے:

کیا بیاں ہو مرتبہ ہم سے شہ لولاک کا
ناطقہ ہے بند، قاصر ذہن ہے ادراک کا
جس زمیں پر ہے نشانِ پا رسولِ پاک کا
سجدے کرتا ہے وہاں جھک جھک کے سر افلاک کا

اے سبحان اللہ

مولانا نے شاعری کی ہر صنف پر طبع آزمائی فرمائی ہے۔

''جذباتِ حامد'' میں حمد، نعت، منقبت، تضمین، انقلابی نظم کے علاوہ نثر بھی

اسی مناسبت سے بڑی جامع رقم فرمائی ہے جو کہ تاریخ کے احاطہ کرتی ہے۔ الغرض "جذباتِ حامد" قارئین کو ایک جامع اور مستند دستاویز کا اثاثہ فراہم کرے گی اور لوگ اس سے ایمانی استفادہ بھی کریں گے۔

یہ بات تو "جذباتِ حامد" سے متعلق ہوئی۔ اب ذرا حضرت مجاہدِ ملت کے کچھ نجی حالات پر بھی نظر ڈال لی جائے تاکہ مکمل طور پر نہ سہی اجمالی طور پر ہی آج کی نسل کو معلوم ہو کہ حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحامد قادری بدایونی کس خانوادہ سے متعلق تھے۔ مولانا علیہ رحمۃ ردھیال کی طرف سے عثمانی تھے تو ننھیال کی طرف سے سید تھے۔ مولانا کے والد محترم حکیم عبدالقیوم صاحب کی پہلی اہلیہ عثمانی تھیں ان سے مولانا عبدالماجد تولد ہوئے۔ حکیم عبدالقیوم صاحب نے ماجد میاں کی والدہ کے انتقال کے بعد دہلی کے سادات گھرانے میں دوسری شادی کی اس طرح ان ماں سے مولانا عبدالحامد تولد ہوئے۔ قارئین غور فرمالیں کہ جس بچے نے ایک سیدانی کا دودھ پیا ہو وہ طرزِ حسینیں کریمین ہی اپنا سکتا ہے اور ہوا بھی یہی کہ مولانا ایک پکے اور سچے محبِ اہلِ بیت تھے۔ مولانا نے "یومِ حسین" کے نام سے متعدد عالی شان اجلاس کئے اور کامیاب کئے۔ اس کا مطلب ہرگز نہیں کہ مولانا علیہ رحمۃ نے صحابۂ کرام کے جلسے نہیں کئے وہ بھی کئے اور اعلیٰ پیمانے پر کئے۔

یہ بھی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ مولانا نے اُمتِ مسلمہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے "یومِ اقصیٰ" اور دیگر اجتماعات بھی منعقد کئے۔

مولانا علیہ رحمۃ کے بڑے صاحبزادے محمد عابد قادری اور دوسرے صاحبزادے محمد زاہد قادری نے اپنے والد محترم کے نقشِ قدم کو نشانِ منزل بنایا اور

دونوں بھائی اپنے والد مولانا محمد عبدالحامد قادری بدایونی کی منھ بولتی تصویر ثابت ہوئے۔ ان بھائیوں میں محمد عابد قادری صاحب گو کہ اب اس دارِ فانی میں نہیں مگر ان کے صاحبزادے محمد شاہد عامر قادری ان کی نشانی بحمداللہ موجود ہیں۔ میں ان کی، ان کی والدہ اور ان کی پھوپھی محترمہ سلمٰی بیگم زوجہ سید سجاد علی نقوی اور تمام اہلِ خانہ کے لئے مع محمد زاہد قادری اور ان کے تمام متعلقین کے لئے دعا گو ہوں کہ خداوند کریم ان سب کو عمرِ طویل سے نوازے اور خوش رکھے، آباد رکھے۔ آمین!

بات جب محمد شاہد عامر قادری کی آگئی ہے تو یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ یہ محترم بھی اپنے دادا ابا کی طرح ددھیال عثمانی ہیں تو ماں کی طرف سے سید ہیں۔ میں ان کے والد محمد عابد قادری صاحب کی شادی میں خود بھی شریک تھا۔ جو کہ ایک سید گھرانے میں ہوئی تھی اس حوالے سے یہ بھی سید ہیں۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان میں بھی اپنے دادا کا سا جذبہ کارفرما ہے۔ جبھی تو اپنے دادا کے کلام کو ڈھونڈ نکالا اور اُسے زیورِ طباعت سے آراستہ بھی کیا۔

قارئینِ محترم! میں واپس "جذباتِ حامد" کی طرف سے رجوع ہوتا ہوں حضرتِ مجاہدِ ملت مولانا عبدالحامد قادری معینی بدایونی کی ایک مشہورِ زمانہ کہی ہوئی نعت جس کو اکثر نعت خواں حضرات نعتیہ محفلوں میں پڑھتے رہے ہیں اس نعت کی بازگشت سے کون واقف نہیں ہے۔ حضرتِ مجاہدِ ملت نے کیا خوب نعت کہی ہے۔

چند اشعار ملاحظہ ہوں:۔

حقیقت میں وہ لطفِ زندگی پیدا نہیں کرتے
جو یادِ مصطفٰے سے دل کو بہلایا نہیں کرتے

زباں پہ شکوۂ رنج و الم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے
ارے او نا سمجھ قربان ہو جان کے روضے پر
یہ لمحے زندگی میں بار بار آیا نہیں کرتے
یہ دربارِ محمدؐ ہے یہاں ملتا ہے بے مانگے
ارے ناداں یہاں دامن کو پھیلایا نہیں کرتے
محمد مصطفےٰ کے باغ کے سب پھول [illegible] ہیں
جو بن پانی کے تر رہتے ہیں مرجھایا نہیں کرتے
یہ دربارِ محمد ہے یہاں اپنوں کا کیا کہنا
یہاں سے ہاتھ خالی غیر بھی جایا نہیں کرتے
جو ان کے دامنِ رحمت سے وابستہ ہیں اے حامد
کسی کے سامنے وہ ہاتھ پھیلایا نہیں کرتے

آخر میں ایک بار پھر میں محمد شاہد عامر قادری کے لئے دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے دادا ابا اور اپنے والد محمد عابد قادری کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ایسے ہی کارنامے سرانجام دیتے رہیں۔ خوش رہیں اور آباد رہیں۔ آمین

طالبِ خیر!

سید مختار علی (مختار اجمیری)

یکم اگست ۲۰۰۳ء

یوم جمعہ (کراچی)

WWW.NAFSEISLAM.COM

اللہ جل شانہ

وہ ذات جس کے لئے ہر تعریف لائق۔ وہ وجود جو تمام توصیفوں کا سزوار۔ قدرت والا ایک بیمثل۔ ہمیشہ سے ہمیشہ تک سب اس کے محتاج۔ وہ تمام خلق وخلائق کا پیدا کرنیوالا بنانے والا۔ صاحب اختیار وارادہ۔ بغیر آلات دیکھنے سننے والا۔ بلا جسم موجود۔ ہر موجود کا مقصود۔ اور ہر مقصد کی جان طلب۔ نظر وفکر تخیل وادراک سے دور۔ اور ہر ناظر کا منظور۔ کمال وبعد پر غایت قرب والا۔ شدت ظہور سے بے پوشیدہ رہنے والا۔ ہر باطن میں ظاہر۔ اور ہر ظاہر کا باطن۔ کمون وبروز، بطون وظہور۔ اظہار کے پردۂ بے تعینات واعتبارات سے ورا الورا۔ قوای عالم وعالمیان کی بلند پروازی اور رسائی سے فوق الفوق۔ اپنے عکسِ صفات وپرتوۂ کمالات سے نگار خانہ عالم کی متحرک وساکن تصویروں کو بنانے سجانے دکھانے اور جلوہ کرنیوالا۔ عالم صغیر وعالم کبیر دنیائے امکان۔ وجہان حدوث کے پیکر میں اپنے مظاہر کی جیتی جاگتی روح ڈالنے والا۔ اور پھر جب چاہے اپنے ارادہ سے بے روح کردینے والا۔ مارنے جلانے۔ بنانے بگاڑنے کی قوتیں دکھانے والا۔ جہانِ مثل میں اپنی تجلیات بکھیر کر خود کو دکھانیوالا۔ اپنی خدائی کا تماشا۔ اپنے حسن قدرت کا جلوہ نمایاں کرنیوالا۔ ہاں وہی اللہ ہے۔

حمد

کیا بیاں ہو حسنِ مطلق کے فروغِ نور کا
ذرّے ذرّے سے نمایاں ہے تجلّی طور کا

واہ اے برقِ جمالِ یار تیری تابشیں
سارا عالم آئنہ خانہ ہے ترے نور کا

قطرے قطرے میں نہاں تھی شورشِ طوفانِ عشق
ضبط کرتا کس طرح دل حضرتِ منصور کا

خود نمائی کیلئے بزمِ خدائی تھی ضرور
بن گئی بے پردگی دامن حجابِ نور کا

تجھ سے تیری ہی طلب ہے ہر طلب تیرے لئے
خلد کا طالب نہ خواہش مند ہوں میں حور کا

اک ترا جلوہ ہوا آکر دو عالم آشنا
نام بس فرقِ مراتب میں ہے نار و نور کا

کیف افزا اس قدر ہونا نہ تھا اے چشمِ مست
کھل نہ جائے راز تیرے بیخود و مخمور کا

لحن اقرب کی صدا نے ہوش اُڑائے خلق کے
قرب نے تیرے دکھایا راستہ یہ دُور کا

پائے اُس کو کس طرح قانونِ عقل و فہم و علم
جو نہیں پابند عالم کے کسی دستور کا

WWW.NAFSEISLAM.COM

ہیں فنا میں جلوۂ مہرِ بقا کی تابشیں
نام چمکا۔ خاک ہو کر۔ خوب کوہِ طور کا

اُسکی شانِ کبر و نخوت کو نہیں لگنے کی ٹھیس
ٹھوکریں کھاتا پھرے سر قیصر و فغفور کا

ہاں اُسی کا جلوۂ قدرت ہے اصلِ کائنات
عالمِ ایجاد اک پردہ ہے اُس کے نور کا

وہ کہ نورِ جان و دل ہے وہ کہ جانِ نور ہے
دیدۂ موسیٰ میں چمکا بن کے تارا طور کا

چشمِ نظارہ طلب کی حسرتیں بن کر رہا
دل کا وہ ارماں جو تھا پروردہ تیرے نور کا

نذرِ حق کرنے کے لائق ہوگیا۔ جذباتِ حمد
فیضِ صحبت ہے یہ حامدؔ حضرتِ منظور کا

☆☆☆☆☆

محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور رحمۃ العالمین محمد ابن عبداللہ ابن عبدالمطلب ھاشمی مکی مدنی عرب کے مشہور خاندان اور مکہ کے بہترین و برگزیدہ قوم سے ہیں۔ ہر زمانہ میں آپ کا خاندان شرافت وطہارت وسیادت میں نیک نام و مسلم رہا ہے۔ آپ نے خود احادیث میں اپنی سیادت وشرافتِ نسب وطہارتِ حسب وقیادتِ خاندان وتجارتِ قبیلہ وقوم وسیادتِ آبا کو بیان فرمایا ہے۔ یہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے ساڑھے چھ سو برس بعد زمانہ نوشیروان بادشاہ کسریٰ میں ۲۲ نیسان ۱۸۸۲ اسکندری ۲۲ اپریل ۵۷۱ء ربیع الاول کے مہینے میں پیر کے دن ۱۲ تاریخ صبح کے وقت مکہ میں پیدا ہوئے۔ اور ۱۱ ہجری مدینہ میں پیر کے دن ۶۳۳ عیسوی میں مدینہ شریف میں ۶۳ سال کی عمر شریف میں ربیع الاول کی دوسری تاریخ کو وصال فرمایا۔ تاریخ انتقال میں اختلاف ہے بعض ۱۲ کہتے ہیں بعض ۲، مگر حساب سے ۱۲ صحیح ہے۔ اس لئے کہ ۱۰ ہجری کا ماہ ذیحجہ جمعرات کے دن ہوا۔ اسی وجہ سے حجۃ الوداع باتفاق جمعہ کے دن ہوا۔ جمعہ کو نویں ذی الحجہ تھی۔ اس لحاظ سے مختلف صورتیں ہوسکتی ہیں۔ مکہ میں چالیس برس کی عمر میں وحی آئی، ہدایت پر کمر باندھی، تبلیغ توحید کا کام شروع کیا۔ مکہ میں آپ کو ۱۲ نبوی میں معراج ہوئی، سر کی آنکھوں سے خدا کو دیکھا، وہ عزت وقرب پایا جو نہ کسی کو ملی نہ مل سکتی ہے، آپ خاتم الانبیاء تمام پیغمبروں کے سردار، آپ کی محبت واطاعت اصل ایمان۔ آپ کے اخلاق خدائی رحمت کا نمونہ، آپ صابر شاکر، رحیم، رؤف کریم، خدائی جلال قائم کرنے میں مساعی خدائی کے حامی، خلق کے فریادرس عالم کے لئے رحمت، جہان کے ملجا وماوا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت

اعظمی یا رسول اللہ کہتے ہیں یقیں ہونا

کہ بیشک سچ ہی اُن کا رحمت للعالمین ہونا

غلط ہے عرش پر اللہ کو بیٹھا ہوا کہنا

مگر سچ ہے نبی کا عرش پر مسند نشیں ہونا

لئے جاتا ہے میری روح کو آغوشِ جنت میں

سرہانے مرے وہ اُن کا۔ وقتِ واپسیں ہونا

وہ اپنے غمزدوں کے گوش بر آواز رہتے ہیں
مدد کو اُن کا آنا بیقراروں کا کہیں ہونا

تری سچی ہدایت کا نمونہ ہے۔ نتیجہ ہے
تیری تعلیم کا سارے جہاں کے دلنشیں ہونا

بنا سینہ مدینہ، یا مدینے میں بنا مجھ کو
نہ دیکھا جائے گا تیرا کہیں میرا کہیں ہونا

نرالی شانِ رحمت ہے نیا اندازِ رافت ہے
ہمارا غم ہے رونا تر کسی کی آستیں ہونا

تیرے اخبار سے تیرے بیانِ علمِ عالم سے
ہوا ثابت تیرے پیشِ نظر لوحِ جبیں ہونا

WWW.NAFSEISLAM.COM

گنہ گارانِ امت کی رہائی کا ذریعہ ہے
قیامت میں شہا تیرا شفیع المذنبیں ہونا

ہماری تو عبادت سیرِ کوہِ دشتِ طیبہ ہے
مبارک حضرت زاہد تمہیں گوشہ نشیں ہونا

مزے ہیں پھر تو اپنی زندگانی ہے ہمیشہ کی
مدینے میں میسر ہو جو پیوندِ زمیں ہونا

تیری صورت نے عالم کو دکھایا ہے بتایا ہے
خدا کو تیرا عاشق، تیرا صورت آفریں ہونا

تیرے اصحاب نے انصار نے ہم کو سکھایا ہے
زباں پر یارسول اللہ وقتِ واپسیں ہونا

WWW.NAFSEISLAM.COM

تجھے مخزن کیا حق نے کمالاتِ دو عالم کا
ترے لائق تھا فخرِ انبیا و مرسلیں ہونا

فترضیٰ کا ترے ہی سر ہے سہرا بزمِ محشر میں
مبارک ہو شفیعِ اولین و آخریں ہونا

مدینے میں طلب فرمایئے حامدؔ کو اے مولا
کہ خادم کو ہے زیبا تیرے در کا خوشہ چیں ہونا

☆☆☆☆☆

WWW.NAFSEISLAM.COM

نعت

کیا بیاں ہو مرتبہ ہم سے شہِ لولاک کا
ناطقہ ہے بند، قاصر ذہن ہے ادراک کا

جس زمیں پر ہے نشانِ پا رسولِ پاک کا
سجدے کرتا ہے وہاں جھک جھک کے سر افلاک کا

میرے عصیاں کے زبوں کی پردہ پوشی ہوگئی
ہاتھ آیا دامنِ رحمت شہِ لولاک کا

اُن کے در تک اُن کے قدموں تک رسائی ہوگئی
یہ نصیب اللہ اکبر میری مُشتِ خاک کا

بخیہ گر تو نے گریباں سی دیا تو کیا ہوا
کر بھی سکتا ہے رفو کیا سینۂ صد چاک کا

اِس ادا سے جانے والوں کو نہیں محشر کا خوف
پاؤں پُل پر ہاتھ میں دامن شہِ لولاک کا

میرے آقا ہیں شفیع المذنبیں بیکس نواز
یہ کرم بندوں پہ اے حامد خدائے پاک کا

☆☆☆☆☆

WWW.NAFSEISLAM.COM

نعت

توحید حق کا پھیلانے والا دنیا میں آیا دنیا نے دیکھا

نور ہدایت عالم میں چمکا عالم ہی بدلا گمراہیوں کا

باطل کے گھر میں ماتم ہے برپا پیدا ہوا وہ حق کا منادی

شیطان بھاگا بت گر پڑے سب اللہ اکبر کیا رنگ بدلا

ادیان بدلے، اخلاق بدلے اعمال بدلے افعال بدلے

کس کی صدائے معجزہ نما کا ہے یہ کرشمہ ہے یہ تماشا

تہذیب سیکھی تعلیم پائی بدکار قوم اور ایسی بھلائی
کس نے سکھائی کس نے بتائی کس نے سدھاری کس نے سنبھالا

غارت گری کو رحمت سکھائی چوری کو بخشش کرنی بتائی
قاتل شہیدوں کی صف میں نہ آئے صف کے یکس ہیں شاہ دنیا

میر قلتیت قیصر کی گریبان اور قصرا بیش برباد ویراں
کھنڈی چٹائی پہ جلوہ فرما فرمانِ شاہی لکھتا ہے ایسا

ہے روم میرا اور شام میرا فارس بھی میرا میں سب کا مالک میرے
خدا نے مجھ کو دیا ہے عالم پہ قبضہ دنیا پہ غلبہ

ہے فوج میری حق کی اعانت ہتھیار میرے نیکی و طاعت
نصر من اللہ ہے میری قوت میرا نشاں ہے لا فتحنا

مجھ کو مٹا دے دنیا کی طاقت سن لے یہ دنیا ممکن نہیں ہے

میں ہی رہوں گا دنیا میں قائم لونڈی رہے گی میری ہی دنیا

میداں کا غازی، منبر کا واعظ، مسجد کا عابد مسند کا مالک

میرے خدا نے مجھ کو کیا ہے میرے خدا نے مجھ کو بنایا

ہے وصف میرا مسلم موحد، عبدِ الٰہی انسانِ کامل

حامد محمد محمود و احمد میرے لقب ہیں میرے ہی اسما

☆☆☆☆☆

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

نعت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

مایوسیوں کا میری سہارا تمہیں تو ہو
میرے خیال و خواب کی دنیا تمہیں تو ہو

تاباں ہے جس کے نور سے دنیائے زندگی
وہ شمعِ نور، نورِ سراپا تمہیں تو ہو

پھرتے ہیں جس کو ڈھونڈتے مہتاب و آفتاب
اے حاصلِ مراد وہ جلوہ تمہیں تو ہو

ہے حسن میں تمہارے کچھ اس طرح دل کشی
سو بار جس کو دیکھ کے دیکھا تمہیں تو ہو

تم سے ہی زندگی نے بھی پائی ہے زندگی
اس وجہ آفرینشِ دنیا تمہیں تو ہو

تم اور صرف تم ہو زمانہ کی آبرو
گیسو جہاں کا جس نے سنوارا تمہیں تو ہو

جس میں تمہارے غم کے سوا کوئی غم نہیں
اس غم نصیب دل کی تمنا تمہیں تو ہو

ہے جس کا داغ ہجر لئے دل یہ ماہتاب
وہ دلفریب جلوۂ زیبا تمہیں تو ہو

تم سامنے نہیں ہو تو کچھ سوجھتا نہیں
آنکھوں کا نور، دل کا اجالا تمہیں تو ہو

WWW.NAFSEISLAM.COM

صورت خدا کی شکل بشر میں ہے جلوہ گر
حسنِ ازل کا خاص کرشمہ تمہیں تو ہو

قربان تم پہ دونوں جہاں کی مسرتیں
روزِ ازل سے دل کی تمنا تمہیں تو ہو

تم وہ کہ بتکدے کو بھی کعبہ بنا دیا
مقصودِ کعبہ، کعبہ کا کعبہ تمہیں تو ہو

ہم بے بسوں کی کشتیٔ عصیاں کے نا خدا
آقا تمہیں تو ہو، میرے آقا تمہیں تو ہو

سینہ بنا ہوا ہے مدینے کا آئینہ
حامد کے دل میں سیدِ والا تمہیں تو ہو

☆☆☆☆☆

WWW.NAFSEISLAM.COM

نعت

ہے نبی کی "خدا نما" صورت
ہاں وہ صورت ہے واہ کیا صورت

اُس کی صورت پہ ہے فدا عالم
جس نے دیکھی وہ حق نما صورت

ارضِ طیبہ میں جاکے مرنے کی
اب خدا تو بتا ہے کیا صورت

نور جاں، جانِ نور ایماں ہے
پیاری پیاری ہے حق نما صورت

آئینہ ہے جمالِ وحدت کا
آپ کی فخرِ انبیا صورت

جس کی صورت پہ ہو خدا شیدا
کیا بتائیں، ہے اُس کی کیا صورت

کبھی حامدؔ بھی پہونچے طیبہ میں
کوئی ایسی کرے خدا "صورت"

☆☆☆☆☆

WWW.NAFSEISLAM.COM

نعت

کس کو حاصل ہوئی ایسی معراج
بشرِ خالق ہے نبی کی معراج

قدِ بے سایہ پہ ہے سایہ فگن
سایۂ نورِ الٰہی معراج

تجھ پہ قربان ہوئی شانِ عروج
تو نے اس شان سے پائی معراج

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

طور پر اُن کی نظر ، عرش پہ تُو
ہے وہ موسیٰ کی یہ تیری معراج

رہ گئے سدرہ پہ جبریلِ امین
عرش سے گزری نبی کی معراج

ہم گنہگاروں کو ہے عیدِ نجات
فضلِ خالق ہے، تمہاری معراج

بخششِ اُمتِ عاصی کے لئے
آپ کو حق نے عطا کی معراج

پہونچا امکان، سرِ حدِّ وجوب
پائی حادث نے قِدم کی معراج

WWW.NAFSEISLAM.COM

ہوگیا نور سے معمور فلک
نور سے تیرے وہ چمکی معراج

شبِ والا کے تصدق حامدؔ
شانِ اسلام نے پائی معراج

☆☆☆☆☆

Nafse Islam
نفسِ اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

خلیفۂ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

حضرت ابوبکر صدیق کا نام عبداللہ ہے، ابن قحافہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن تمیم بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب القریشی التمیمی، مرہ بن کعب میں چھٹے واسطے میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے ملتے ہیں۔

۶۳ برس کی عمر پائی ۱۳ھ ہجری میں جمادی الآخرہ کی ۱۲ کو مغرب عشاء کی درمیان وصال فرمایا۔ حجرہ صدیقہ روحہ مطہرہ میں قرب رسول اعظم و جوار اقدام سرکار عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں عزت دفن پائی۔

سب سے پہلے عاقل بالغ آزاد مسلمان اور توحید کے مبلغ آپ ہیں۔ سفر و حضر، خلوت و جلوت میں ساتھی رہے۔ اسلام کی خدمت میں چند بار گھر بار لٹایا ایک گروہ غلاموں اور لونڈیوں کا مسلمان بنا کر آزاد کرایا جن میں حضرت بلال وغیرہ ہیں۔ ابتدائے اسلام میں صرف آپ کی ذات خدمت سرکار عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں کمر بستہ رہی۔ اور ہر ابتلاء و امتحان میں وہ کمال ثبات دکھایا کہ جس کا سرکار احدیت دربار نبوت سے وقت ہجرت کیلئے منتخب فرمائے گئے۔ جن کو قرآن میں رب تعالیٰ نے ذکر کیا۔ حضور سرور عالم نے فرمایا کسی کے مال نے ہمیں اتنا فائدہ نہ دیا جتنا ابوبکر کے مال نے"۔

غرض کہ اول المومنین امام المسلمین، خلیفہ رسول رب العلمین مسلم ہیں۔ ذاتی فضائل و فضائل بہ برکت صحبت و شرف خدمت سرکار عالم اُسوۂ حسنہ محمدیہ کا آئینہ ہیں۔ اور فضائل عطائے الٰہیہ و انوار ہائے نبویہ کا تو کچھ عدد و شمار نہیں۔ حدیث و سیر کی

کتابیں آپ کی مناقب سے لبریز ہیں یہ محرم اسرار بنائے گئے ہیں، بیشمار کرامات سے مشرف ہیں۔ سرکار نے فرمایا "اللہ نے جو میرے سینے میں ڈالا میں نے ابوبکر کے دل میں ڈال دیا"۔ اصحاب عشرہ مبشرہ (وہ دس آدمیوں کا گروہ جس کو سرکار نے قطعی جنتی ہونے کی بشارت دی اور اُن کو یقیناً جنتی کہنا سمجھنا لازمی ہے) میں بھی آپ شامل ہیں۔ غزوات و محاربات میں بھی سرکار کے ساتھ رہے ہیں۔ آپ کے محاسن و فضائل کو آسمان کے ستاروں سے بدر جہا زائد فرمایا گیا ہے۔

آپ رسول اللہ کے اول خلیفہ اور سب سے بھلے جانشین عالم اسلام کے مسلم ہیں آپکی مدت خلافت تقریباً دو سال ہے۔ بعد وفات سرکار جو انقلاب دنیائے مذہب میں رونما ہوتا تھا اس کا سنبھالنا آپ ہی کا کام تھا۔ جو جاں فشانیاں اسلام کیلئے اور جیسی خدمتیں دین کی آپ نے کی ہیں وہ کسی باخبر مسلمان سے پوشیدہ نہیں۔ آپ سے محبت سرکار عالم کی رضا اور آپ سے گستاخی جفا۔ معراج کی تصدیق سب سے پہلے آپ نے کی۔ ہجرت کے وقت جب ایک کی نے آپ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اونٹ پر ایک منزل میں دیکھا اور پوچھا "ابوبکر تمہارے ساتھ کون ہیں؟" اور حضور نے آپ کو دیکھنا شروع کیا کہ دیکھیں ابوبکر اب کیا جواب دیتے ہیں کیوں کہ ہجرت بحکم الٰہی و مصلحت اسلام خفیہ تھی۔ حضرت ابوبکر نے فوراً جواب دیا کہ میرے رہبر ہیں جو مجھے راہ بتاتے ہیں اور ہدایت طریق کرتے ہیں۔ سائل نے سمجھا جب کہ عرب میں قاعدہ ہے کہ بڑے آدمی ایک منزل آشنا راہ شناسا رہبر ساتھ رکھتے ہیں۔ حضرت صدیق نے سچا حال بھی کہہ دیا اور مصلحت اسلام و سرّ الٰہی کو ظاہر بھی نہ کیا۔ جس پر لقب صدیق عطا کیا گیا۔

منقبت

وہ شاہِ عرب جب پیمبر بنا
ابوبکر صدیق اکبر بنا

نبی سے وہ راہِ ہدایت ملی
زمانہ کا ہادی و رہبر بنا

ابو بکر کی واہ کیا شان ہے
کہ وہ محرمِ رازِ دادر بنا

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

بنا وہ شہنشاہ کا یوں گدا
گدا اُس کے در سے تو تاجر بنا

نبی کی خلافت کی عزت ملی
بڑا سب میں صدیق اکبر بنا

وہ ہجرت کی خلوت وہ راز و نیاز
وہ غار ایک محراب و منبر بنا

خدا کے پیارے کا بن کر غلام
خدائی کا سردار و سرور بنا

ابو بکر کے ہاتھ سے کار دیں
بنا اور بہتر سے بہتر بنا

ہے سچی رفاقت کا جلوہ عیاں
یہ جلوہ صداقت کا مظہر بنا

ابوبکر کے نام سے فیض سے
زمانے کا حامد مقدر بنا

☆☆☆☆☆

خلیفۂ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حضرت فاروق اعظم عمر بن خطاب ۔ آپ کا نسب بھی کعب میں جا کر حضور سرور عالم سے مجتمع ہو جاتا ہے۔

آپ کے اسلام کیلئے خود حضور پاک علیہ السلام نے دعا فرمائی تھی کہ ''اے اللہ عمر کے مسلمان ہونے سے اسلام کو قوی و عزیز کر دے'' نبوت کے چھٹے سال آپ مسلمان ہوئے آپ کو سرکارِ نبوت سے ''سراج اہلِ جنت کا لقب ملا ہے۔ آپ کی رائے کو وحی الٰہی کی مطابقت کی عزت دی گئی آپ کو فاروقِ حق و باطل کہا گیا۔ آپ کا سائے سے شیطان کو بھاگتا بتایا گیا ہے۔

آپ کی سیاست دینی اور آپ کی فتوحات کا پایہ بہت بلند و وسیع ہے۔ آپ اسلام میں پہلے شخص ہیں جو امیر المومنین سے ملقب ہوئے۔ مصر، روم، شام، فارس، عراق کی سلطنتوں کو جس طاقت سے اسلام کی قوت سے مغلب کیا وہ آپ کی الٰہی قوت تھی۔ امن عامہ کے آئین بنانا۔ منازل و رباطت کا قائم کرنا۔ بیت المال کا بہتر انتظام کیا۔ تقسیم مالک و اوامتِ عمال وغیرہ وغیرہ امورِ رفاہ آپ نے منتظم کئے۔ اور خدمتِ اسلام میں وہ نمایاں حصہ لیا کہ کفر و شرک کے دل دہل گئے۔ اصولِ اصلاح وہ قائم کئے کہ ترقی و درجات خود قدموں پر آپڑی۔ اسلام جب تک باقی ہے آپ کی کوششوں کا آئینہ اہل اسلام میں چمکتا رہے گا۔ آپ ہی کی وہ ذات ہے جس کے اسلام کیلئے حضور نے دعا فرمائی تھی۔

منقبت

حق سے مانگا تھا نبی نے مرد وہ میدان کا
مختصر قصہ ہے یہ فاروق کے ایمان کا

تذکرہ سن کر عمر کے عز و جاہ و شان کا
دل دہل جاتا ہے ہر شیطان و بے ایمان کا

جانِ ایماں اس کی روح پاک کی ہے مدح خواں
ہے ثنا گر دینِ حق، فاروق کے احسان کا

Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

خدمتِ دینِ نبی میں وہ دکھائیں سطوتیں
آج بھی بھرتا ہے دم اسلام اُن کی شان کا

یا عمر کے شور سے تھرّا اُٹھیں گے اہلِ شر
دل لرز جائے گا ہر کافر کا، کفرستان کا

تو سراجِ اہلِ جنت ہے نبی کے فیض سے
نام روشن تجھ سے عالم میں ہوا ایمان کا

فاتحِ بیت المقدس حامیِ حل و حرم
خادمِ بابِ نبی، مخدومِ انس و جان کا

وہ تیری بخشش غریبوں کو، یتیموں پر کرم
اک نمونہ تھا نبی کے خلق کا احسان کا

وہ تیری شانِ سخاوت وہ تیرا ایثارِ نفس
وہ تیری دانائی سے دریا بہا لیضان کا

تجھ سے پائی دولتِ اسلام روم و شام نے
سر جھکا ہے بارِ احساں سے تیرے ایران کا

بارگاہِ حضرت فاروق میں حامدؔ تجھے
عرض کرنا چاہیے کچھ حال اپنی جان کا

خلیفۂ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

حضرت ذوالنورین جامع القرآن عثمان بن عفان۔ آپ کا نسب حضورِ پاک سے عبد مناف میں جا کر ملتا ہے

آپ کی پیدائش کا سن (۔۔۔ روایات سے صحیح طور پر واضح نہیں ہوتا۔۔۔) آپ کی شہادت ۳۵ھ ہجری میں ہوئی عمر شریف تقریباً اسی برس ہوئی

آپ کو ذوالنورین کا لقب دیا گیا ہے کیوں کہ دو صاحبزادیاں حضور پاک نے اپنی آپ کے عقد میں بخشیں۔ بعد لوط علیہ السلام، آپ وہ شخص ہیں جنہوں نے مع اہل ہجرت کی۔ آپ کی خدماتِ اسلامیہ کا سلسلہ بسیط ہے۔ یہودیوں سے بیر رومہ آپ نے خرید کر مسلمانوں کیلئے وقف کیا جس کے معاوضے میں سرکار سے جنت کی بشارت ملی۔ حبشی بصرہ میں آپ نے غلّہ سے لدے اونٹ باوجوہ چار گنا قیمت ملنے کے فقرائے اسلام پر مال وقف کر دیا۔ آپ کو صاحب جنت کہا جاتا ہے۔ اور غنی بھی۔ یہ وصف آپ میں ممتاز طور پر تھا اور پھر جامع القرآن کی صفت تو وہ روشن تاج ہے کہ ترقی اسلام و بقائے کلامِ ربانی کے خدمت آپ کے اور صرف آپ کی وجود کو مشخص کر رہی ہے ۳۰ھ ہجری میں آپ نے قرآن کو جمع کیا اور ملکوں میں بھیجا۔

منقبت

اللہ غنی مرتبہ عثمانِ غنی کا
پایا ہے دوشالا کرم و لطفِ نبی کا

اک چاہ سے عثمان نے جنت کو خریدا
فرمان ہے موجود رسولِ عربی کا

قرآن کی خدمت کا شرف اُس کو ملا ہے
حامل ہے وہ اسرارِ خدا علمِ وحی کا

Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

اللہ رے غنا، بلکہ سخا، داد رے بخشش
چرچا ہے شب و روز سخاوت کا سخی کا

غلّے کے لدے اُونٹ فقیروں پہ کئے وقف
اللہ غنی حوصلہ عثمانِ غنی کا

پڑھتے نہیں سردارِ رسل اُس کا جنازہ
جو دشمن و گستاخ ہے عثمانِ غنی کا

حامدؔ کو بھی ہے فخر کہ اولادِ غنی ہے
محتاج نہ رکھنا اُسے اللہ کسی کا

☆☆☆☆☆

WWW.NAFSEISLAM.COM

خلیفۂ چہارم حضرت علی کرم اللہ وجہٗ

حضرت مولا علی، مشکل کشا حیدر کرار۔ آپ حضور پاک کے چچازاد بھائی ہیں۔ اور ابو طالب کے بیٹے۔ عبدالمطلب کے پوتے۔

۴۰ھ ہجری میں شہید ہوئے۔ نجف اشرف میں مزار اقدس ہے۔

بچوں میں سب سے پہلے آپ نے دولت اسلام پائی۔ وقت اسلام بالغ ہی نہ تھے جیسا کہ خود فرماتے ہیں۔ آپ کے فضائل وکمالات کا اوقیانوس کتب میں موجزن ہے۔ آپ پر جو مخصوص کرم سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا وہ فرمان وبیان سے ظاہر نہیں ہوسکتا۔ آپ کی ظاہری وباطنی تربیت بچپن سے سرکار نے خود کی۔ اور اپنا محرم راز اور بڑی برکات عرفاں کا حامل ومنبع بنایا اور فرمایا جس کا میں آقا اس کا علی آقا۔ مسجد میں سب کے حجروں کے دروازے بند کردیئے گئے لیکن حضرت علی کو اجازت رہی۔

آپ نے جاں نثاری کے میدان میں جمال محمدی کا پروانہ بن کر خدمت وغلامی سرکار کو خوب خوب ادا کیا۔ ہجرت کے وقت حضور پاک نے اپنے بستر پر چادر اوڑھا کر آپ کو لٹایا اور فرمایا کافر قتل کو آرہے ہیں، بحکم خدا ابوبکر کو لے کر طیبہ جاتا ہوں اس لئے تم میری جگہ لیٹو۔ آپ نے فدائیانہ انداز سے گردن جھکادی۔ بتول زہرہ سیدہ طاہرہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا جن کی عظمت وجلالتِ مرتبت اپنی ذات سے حضرت ام مومنین صدیقہ الکبریٰ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے بڑھی ہوئی ہے۔ ان کے شوہر ہونے کا شرف حضرت علی کو بخشا گیا۔

غزوہ خیبر میں حضور پاک نے یہ فرمایا کہ "فتح خیبر اُس شخص کے ہاتھ پر ہوگی۔ جو خدا کا مخصوص محبوب ہے"۔ حضرت علی کو اپنا علم، اپنی ذوالفقار بخشی، فاتح خیبر کا لقب دیا، کمال بندہ نوازی سے اپنا بھائی اور مثالِ موسیٰ وہارون سے یاد فرمایا۔

منقبت

زمانہ اُسکا خادم ہے وہ مولا ہے جہاں بھر کا
علی شیرِ خدا ہے قوتِ بازو پیمبر کا

مصیبت ٹل گئی، غم مٹ گئے، رنج و الم بھاگے
زباں پر میری جس دم نام آیا شاہِ حیدر کا

بڑھایا ہاتھ جب مشکل کشا نے یا نبی کہہ کر
گرا قدموں پر آکر اپنی دروازہ خیبر کا

Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

علی کا منھ ہے یا قرآں، علی ہے یا خدا کی شان
عبادت ہے لِقا اُس کی یہ ہے ارشاد سرور کا

خزانے دولتِ عرفاں کے ہیں قبضے میں مولا کے
وہ ہی حاجت روا مشکل کشا ہے بحر کا بر کا

علی کا اسم اعظم ہی کلید بابِ جنت ہے
علی ہی قاسم و مالک بنا ہے حوضِ کوثر کا

تیرے دامن سے اپنا سلسلہ وابستہ رہنا ہے
قیامت کا نہ کچھ کھٹکا نہ ڈر خورشیدِ محشر کا

خدائی بھر کے پیرانِ طریقت تیرے بندے ہیں
تجھے من کنت مولی نے کیا مولےٰ جہاں بھر کا

مئے حُبِ علی سے مست ہیں ہم ان دنوں حامد
پلایا ہے پیالا مقتدر نے عشقِ حیدر کا

☆☆☆☆☆

منقبت

مظلوم مسلماں ہیں شمشیر بکف آجا
اسلام پہ حملہ ہے اے شاہِ نجف آجا

فریاد مری سُن لے، روداد مری سُن لے
ہیں چاروں طرف دشمن تو میری طرف آجا

دے وارے دردِ دل، دے مرہم زخمِ جاں
اب کعبے کے شیروں کا سینہ ہے صدف آجا

پھر ارضِ عراق آئی نرغے میں نصارا کے
شمشیر بکف آجا، اے شاہِ نجف آجا

☆☆☆☆☆

حضرت پیرانِ پیر دستگیر غوث الاعظم قدس سرہٗ العزیز

حضرت غوث الثقلین قطب الکونین ۔ پیرانِ پیر محی الدین، ابو صالح سیدنا الشیخ عبدالقادر الجیلانی البغدادی، ابن موسیٰ بن عبداللہ بن یحییٰ الزاہد بن محمد بن داؤد بن موسیٰ بن عبداللہ بن موسیٰ الجون بن عبداللہ المحض بن الحسن علی بن ابی طالب

۴۷۴ھ میں ولادت ہوئی اور ۵۶۱ھ میں وصال ہوا۔ بغداد معلی میں روضہ مطہرہ ہے۔ وقت پیدائش سے مظہر تو حید و عرفان ایام رضاعت سے ماہِ رمضان شریف میں کبھی دن کو دودھ نہ پیا۔ بچپن میں کبھی لھو ولعب میں شریک نہ ہوئے۔ طالبعلمی کو جاتے راہ میں ڈاکوؤں کے ایک گروہ کو اپنی صداقت سے تائب کیا۔

جملہ علوم ظاہر کی تکمیل کے بعد علوم باطنہ و ترقی روحی و مقامات عبادت میں وہ سرگرمی ظاہر فرمائی کہ خود فرماتے ہیں کہ تین تین سال جنگل سے شہر میں نہ آئے۔ اور ہماری غذا صرف بارش کا پانی اور جنگل کی سبزی ہوتی۔ فرماتے ہیں صحرائے عراق میں پندرہ (۱۵) سال ہم ایسے رہے کہ اس طرف کسی کا گزر ہی نہ ہوتا تھا۔ البتہ رجال الغیب کے گروہ آئے حضرت خضر علیہ السلام آتے اور تعلیم و تلقین ہوتی۔ شیطان نے ہر طرح عبادت سے بھگانا چاہا۔ اور کہا اب حرام بھی تم پر حلال ہے۔ آپ نے لاحول پڑھ کر اس مردود کو بھگا دیا۔ اور اس کو خاک میں ملا دیا۔ اور فرمایا استغفر اللہ شریعت الٰہی بدلتی نہیں۔ آپ محی الدین ہوئے اور سید الاولیا کہلائے اقطاب و ابدال نے آپ سے فیض پایا۔ آپ کے کمالات کمالِ نبوت اور آپ کی صورت حسنِ رسالت ہے۔

منقبت

غوث اعظم میں عیاں نور نبی کا دیکھا
دیکھنے والے نے کیا جانیے کیا کیا دیکھا

سن رآنی وری الحق کا تماشا دیکھا
تیری صورت نظر آئی ترا جلوہ دیکھا

پردہ پوشی پہ تیری شانِ کرم کو پایا
تیرا مجرم تیرے دامن ہی میں چھپتا دیکھا

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

کوئی تجھ سا نظر آیا ہی نہیں عالم میں
کہتے ہیں دیکھنے والے کہ زمانہ دیکھا

قبر میری تیری رحمت سے بنی ہے بغداد
حسرت دید میں مرنے کا تماشا دیکھا

جوشِ وحشت ترے قربان وہ دن بھی آئے
میں بھی کہتا پھروں بغداد کا صحرا دیکھا

نجف و طیبہ کے انوار ہیں جس سے ظاہر
ہم نے بغداد میں وہ گنبدِ خضرا دیکھا

غوث ہے نور نبی، حسنِ علی، جانِ بتول
اک سبھی مجمع الانوار سراپا دیکھا

WWW.NAFSEISLAM.COM

جلوہ گر تجھ میں ہوا زہد حسن، فقر سکین
تجھ میں ہر شان نئی جلوہ نرالا دیکھا

تجھ سے ہر ایک نے مُنھ مانگی مرادیں پائیں
تیرا سائل تیرے دامن پہ مچلتا دیکھا

کوئی بغداد سے آکر یہ سنائے مژدہ
ہم نے حامدؔ کو در غوث پہ مرتا دیکھا

☆☆☆☆☆

WWW.NAFSEISLAM.COM

منقبت غوث

غنی ہوا وہ تونگر ہوا امیر ہوا
در حضور کا قسمت سے جو فقیر ہوا

تمہارا لطف جو اے غوث دستگیر ہوا
خدا معین ہوا اور نبی نصیر ہوا

ملی تمہارے ہی در سے جہاں کو راہ یقیں
اسی لکیر پہ آکر ہر اک فقیر ہوا

رہائی ہوگئی یا غوث کہتے ہی دم میں
غلام دامِ محبت سے جب اسیر ہوا

ملی نصیب سے بغداد کی جسے مٹی
وہ خاکِ رہ گزرِ حضرتِ امیر ہوا

ولائے ساقیِ کوثر سے بھر گئے جل تھل
جو موج خیز تمہارا خُمِ غدیر ہوا

رسائی ہوگئی پیرانِ پیر تک حامدؔ
جو اپنا ہادی و رہبر غلامِ پیر ہوا

☆☆☆☆☆

WWW.NAFSEISLAM.COM

منقبت

رنج و غم میں ہوں مبتلا یا غوث
ہو نگاہِ کرم عطا یا غوث

بحرِ آفت میں پھنس گیا ہوں میں
پار بیڑا مرا لگا یا غوث

تو ہے قادر میں بندۂ مجبور
اپنی قدرت ذرا دکھا یا غوث

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

تیری صورت نبی کی طلعت ہے
تیرا جلوہ خدا نما یا غوث

تو نے زندہ کیا ہے دینِ نبی
دلِ مردہ مرا جلا یا غوث

تیری صورت سے تیری سیرت سے
ہے عیاں حسنِ مصطفیٰ یا غوث

شانِ فقرِ علی کی تجھ کو ملی
صبرِ حسنین کا ملا یا غوث

تو غریبوں کا ملجا و ماوا
تو فقیروں کا آسرا یا غوث

تیرے منگتا ہیں مملکت والے
ملتِ جی تجھ سے اولیا یا غوث

WWW.NAFSEISLAM.COM

حامیِ شرع ، محیِ ملت

ترا سچا لقب ہوا یا غوث

دیکھنے والوں نے تجھے دیکھا

سر بسر نورِ کبریا یا غوث

جاننے والوں نے تجھے جانا

مظہرِ حسنِ مصطفیٰ یا غوث

ماننے والوں نے تجھے مانا

پیشواؤں کا پیشوا یا غوث

اپنے حامد کو اپنے خادم کو

اپنا جلوہ بھی اب دکھا یا غوث

☆☆☆☆☆

Nafse Islam
نفسِ اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

تضمین

بر منقبت مولانا حسرت موہانی علیہ الرحمہ

بیکس و بے بس و نادار ہوں شکیاللہ
جور اعدا سے گرفتار ہوں شکیاللہ
ایک ناکردہ گنہگار ہوں شکیاللہ
دستگیری کا طلبگار ہوں شکیاللہ
میرِ بغداد میں ناچار ہوں شکیاللہ

Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

آپ کا لطف ہے حاجت طلبوں کا ضامن
آپ کی ذات مبارک ہے جہاں کی محسن
ہر دفعہ آپ سے تھی عرض تمنا ممکن
حال دل شرم سے اب تک نہ کہا تھا لیکن
آج میں بر سر اظہار ہوں شیدا للہ

آپ سے ہو گا نہ سرکار گوارا یہ کبھی
کہ رہے مشق ستم آپ کا خادم کوئی
میں ہوں مظلوم مدد کیجئے للہ مری
کرم خاص کے لائق تو نہیں میں پھر بھی
آپ کا حاشیہ بردار ہوں شیدا للہ

در بدر جاؤں کہاں ٹھوکریں کھانے کے لئے
کس کو ہے درد جو مظلوم کی امداد کرے
کون غم خوار ہے میرا جو مری عرض سنے
آپ ہی سنئے کہ اب اور کہوں میں کس سے
بستہ دامن سرکار ہوں شیدا للہ

جرم ہے تذکرۂ حفظ شعار دینی
وجہ الزام ہے اظہار ولائے نبوی
میں کہ ہوں تابعِ فرمانِ رسولِ عربی
مجھ سے اس دین کی پستی نہیں دیکھی جاتی
غلبۂ کفر سے بیزار ہوں شیخ اللہ

راز ہے میری خموشی ، تو خطا ہے شیون
میں ہوں پامالِ جفا کاریِ اربابِ وطن
وقت بگڑا ہے کچھ ایسا کہ جہاں ہے دشمن
پائے رفتن ہے نہ ہے ہند میں جائے ماندن
سخت مشکل میں گرفتار ہوں شیخ اللہ

اے میں قرباں میرے اورنگ نشینِ بغداد
ہے ترقی پہ ترے حسنِ خداداد کی یاد
حسرتِ دید ہے کرتا رہوں کب تک فریاد
جلوۂ پاک نظر آئے تو بر آئے مراد
تشنۂ شربتِ دیدار ہوں شیخ اللہ

کیوں نہ مایوس تمنا ہو دلِ زار و ملول
کام بن بن کے بگڑتے ہیں خلافِ معمول
اب ترے ہاتھ مری لاج ہے اے ابنِ رسول
کیا کروں میری دعا بھی تو نہیں ہے مقبول
میں کہ اک فرد گنہگار ہوں شیاللہ

شہ جیلاں کو یہ بخشی ہے خدا نے قدرت
کہ وہ برلاتے ہیں حاجت طلبوں کی حاجت
کہو حامد کہ یہاں عام ہے اُن کی رحمت
غوثِ اعظم سے جو مانگو گے ملے گا حسرت
بس کہوں حاضرِ دربار ہوں شیاللہ

☆☆☆☆☆

WWW.NAFSEISLAM.COM

مرشدی ومولائی برہان الحق ظل اللہ حضور مولنا الحاج شاہ محمد

عبدالمقتدر القادری البدایونی قدس سرہ العزیز

منقبت

نبی کا نور دیکھا جلوۂ غوث ورا دیکھا
جمالِ مقتدر میں کیا بتائیں ہم کہ کیا دیکھا

وجودِ مقتدر ٹھہرا دلیلِ ہستیِ قادر
نئی قدرت نظر آئی نیا قدرت نما دیکھا

زباں پر رازِ دیدِ یار آیا ہے، نہ آئے گا
نہ پوچھو بیخودی نے کیا دکھایا ہم نے کیا دیکھا

عیاں ضبطِ جنیدی تیری ظاہر میں نظر آیا
تیرے باطن میں ہم نے جوشِ منصوری چھپا دیکھا

WWW.NAFSEISLAM.COM

وہ آبرو نچے غلاموں کے چھڑانے کو بچانے کو
غم و رنج والم میں جب کسی کو مبتلا دیکھا

گئے وہ وصل کے دن اب تو میں ہوں اور غم فرقت
میری تقدیر میں لکھا تھا جو کچھ دیکھنا دیکھا

تجھے دیکھا تجھے جانا تجھے پایا تجھے سمجھا
جو کچھ سمجھا بجا سمجھا۔ جو کچھ دیکھا بجا دیکھا

غضب کی حیرت انزا تھی تجلی روئے جاناں کی
نہ سمجھا ہم نے کیا سمجھا، نہ دیکھا ہم نے کیا دیکھا

لیا جب نام اپنے پیر کا حل ہوگئی مشکل
جو بگڑا کام تھا حامد اُسی دم میں بنا دیکھا

☆☆☆☆☆

منقبت مقتدر

میں منگتا ہوں سوالی ہوں غلامِ پیر کے در کا
زہے قسمت مجھے ملّت اہے ٹکڑا ان کے لنگر کا

نہ کچھ خوفِ قیامت ہے نہ کھٹکا رازِ محشر کا
ہوں مجرم رحمتِ عالم کا بندہ بندہ پرور کا

جمال مقتدر ہے آئینہ حسنِ پیمبر کا
کمالِ مقتدر میں ہے تجلا شانِ حیدر کا

مئے حب علی سے کردیا سرشار مولا نے
پلایا اپنے مستوں کو پیالا حوضِ کوثر کا

خدا نے مقتدر اس کو بنایا اپنی قدرت سے
وہ مرجع ہے زمانے کا وہ ملجا ہے جہاں بھر کا

کمالِ خاندانی کا بیاں کیا وصف ہو تیرے
حیا پائی وراثت میں غنا کا بھی ملا تر کا

نگاہیں ہوگئیں بینا ب آنکھیں ہوگئیں خیرہ
غلافِ روضۂ سرکار والا جب ذرا سرکا

ادب کر زائرِ درگاہ، چل شانِ عقیدت سے
نہیں یہ پاؤں رکھنے کی جگہ موقع ہے یہ سر کا

ملا ہے ذرۂ فیضِ کمالِ مقتدر حامد
چمک پر ہے ستارہ آج کل میرے مقدر کا

☆☆☆☆☆

نظم

واہ اے نیرنگیِ قدرت کیا کیا انقلاب
اک کرشمہ ہے تیرا، عالم کا سارا انقلاب

تیری شانِ خود نمائی کا ہے آئینہ جہاں
تیری چشمِ عشوہ گر کا ہے تماشا انقلاب

ہے تعزز من تشا اور ہے تذل من تشا
شرق سے ہے غرب تک عالم میں برپا انقلاب

Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

دیکھ اے ترکِ نظر چشمِ حمیت کھول کر
تجھ کو دیتا ہے سبق کیا کیا جہاں کا انقلاب

توبہ، توبہ کعبہ کیا بُت خانہ پھر بن جائے گا
ہورہا ہے اے میرے اللہ کیسا انقلاب

اُٹھ رہی ہیں کفر کی نظریں سوئے ارضِ حجاز
اب نہ دیکھا جائے گا مسلم سے ایسا انقلاب

دیکھتے ہیں خواب، دشمن، سر زمینِ پاک کا
اے معاذ اللہ، اس نوبت پہ پہنچا انقلاب

وقت یہ وہ ہے کہ تو بھی مسلمِ غافل اب اُٹھ
ورنہ تیری حرمتِ مذہب کا ہوگا انقلاب

WWW.NAFSEISLAM.COM

وقتِ بد اب اس سے بڑھ کر کونسا آئے گا اور
روزِ بد اس کے سوا دکھلائے گا کیا انقلاب

"دین" روتا ہے تجھے غیرت دلانے کے لئے
کفر تجھ پر ہنس رہا ہے، ہے یہ کیسا انقلاب

دیکھ وہ روحِ صحابہ آئی نصرت کے لئے
اُٹھ خدا کا نام لے، کر تو بھی برپا انقلاب

یا رسول اللہ کہہ کر بڑھ سوئے میدانِ کفر
دیکھ پھر ہوتا ہے دنیا میں ابھی کیا انقلاب

عرض کر فاروقِ اعظم سے کہ ہے وقتِ مدد
بھیجئے خالد کو اب تو حد سے گزرا انقلاب

WWW.NAFSEISLAM.COM

یا علی شیرِ خدا خیبر شکن کے شور سے
انتہا میں پھر دکھا دے ابتدا کا انقلاب

سر فروشانِ محبت سے طلب کر صدقِ عزم
حسنِ نیت سے بپا کر ہمت انزا انقلاب

غازیانِ دین کی جرأت سے استمداد کر
یاد رکھ ہنگامۂ بدر و احد کا انقلاب

وہ مدینہ پر چڑھائی غزوۂ احزاب میں
پھر وہ شام و مصر و روم و ایشیا کا انقلاب

جوشِ غیرت، پاسِ مذہب، پائے استقلال و صبر
اُن میں تھا جو کر گئے سارے جہاں کا انقلاب

کعبہ سے آتے تھے وہ بُت خانہ ڈھانے کے لئے
ہم ہیں بُت خانہ میں اور کعبہ میں پیدا انقلاب

ہے غرض وقتِ دعا وقتِ عمل وقتِ خلوص
دُور کرسکتا نہیں باتیں بنانا انقلاب

کام کرنا چاہئے اور حق سے کہنا چاہئے
ہو مسلمانوں کی حق میں خیر والا انقلاب

واسطہ یا رب رسولِ ہاشمی کی چاہ کا
پھر دکھا عہدِ صلاح الدین کا سا انقلاب

سر زمینِ کفر پر پرچم اُڑے اسلام کا
جلوۂ توحید سے ہو شان آرا انقلاب

WWW.NAFSEISLAM.COM

پھر محی الدین غوثِ پاک سردارِ جہاں
پھر دکھا بغداد میں اچھے سے اچھا انقلاب

خواجۂ اجمیر سلطانِ ولایت کا طفیل
رونما کر ہند میں اسلام آرا انقلاب

بھیج اپنے فضل سے غیبی مدد غیبی کمک
یادگارِ دہر بن جائے ہمارا انقلاب

رونے والے ہنس پڑیں، گرتے ہوئے بڑھتے چلیں
اب دکھا دے مالک دو مختار ایسا انقلاب

گلشنِ اسلام میں بھی آئے گی حامدؔ بہار
رنگ لائے گا کسی دن یہ جہاں کا انقلاب

☆☆☆☆☆

قطعہ

سخت دشوار ہے اے میرے پیمبر اصلاح
کیجئے امت مرحوم کی آکر اصلاح
ہائے اب حکم الٰہی میں ہے یوں دخل خیال
نظم میں دیتے ہیں جس طرح سخنور اصلاح

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM